میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

سالنامہ 1969

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب انڈونیشیا
کی جماعت سے خطاب فرما رہے ہیں

Sahibzada Mirza Mubarak Ahmad is seen addressing the Ahmadiyya Jamaat, Indonesia

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو انڈونیشیا میں دئیے گئے استقبالیہ میں حاضرین کا ایک حصہ
دائیں طرف کھڑے صاحبزادہ صاحب موصوف سپاسنامے کا جواب دے رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

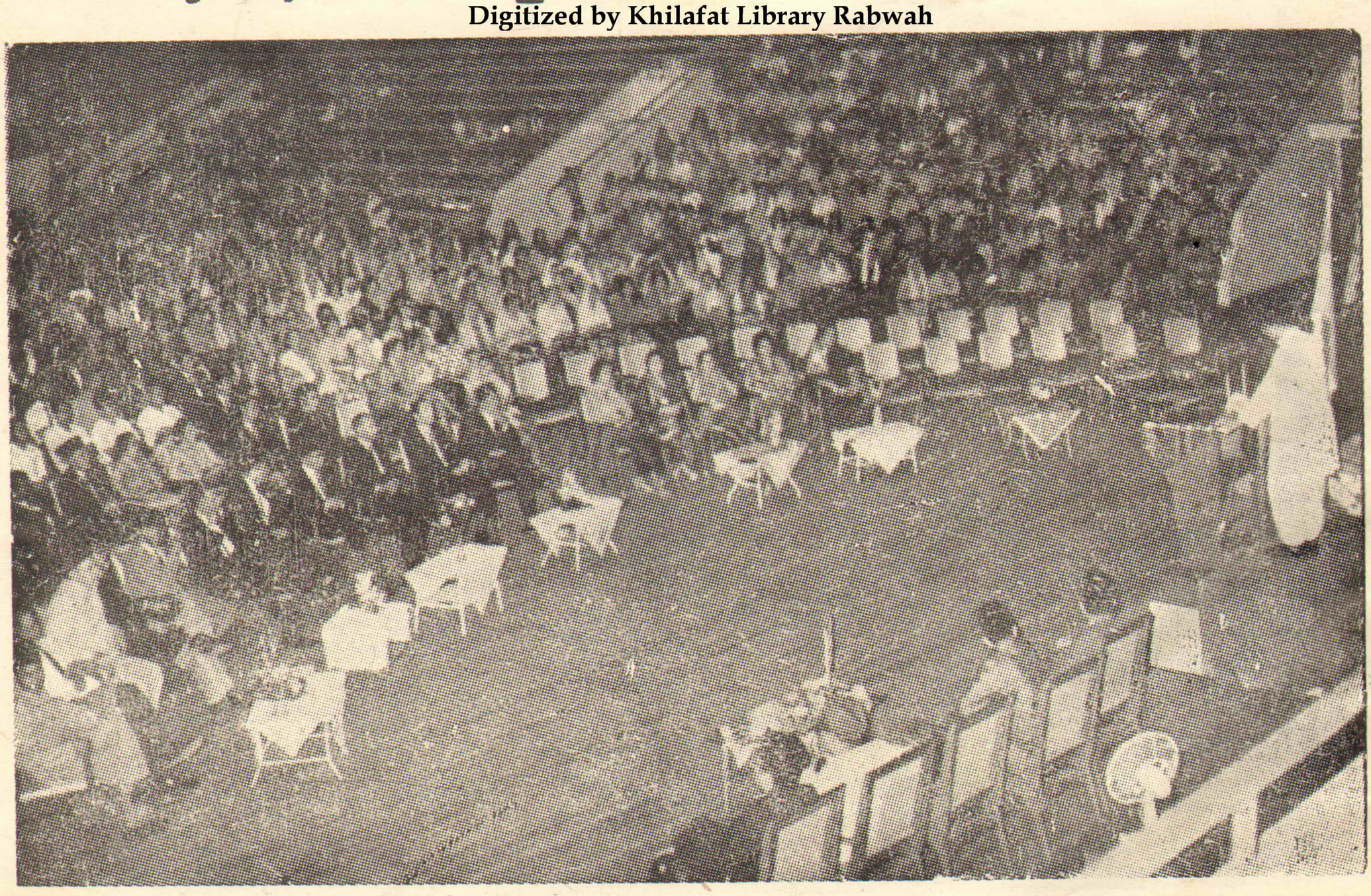

Reception by the Ahmadiyya Jamaat for Sahib-zada Sahib was attended by a large number of the members as well as non-members. A section of the invitees is seen in the picture.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیال خاطرِ احباب

عزیز احباب کی خاطر مدارات، ہماری تہذیبی روایات کا
قیمتی سرمایہ ہے۔ مہمان نوازی کی روایات کو برقرار
رکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مہمانوں کی خدمت میں شیزان
پیش کیجئے۔ شیزان تازہ پھلوں کا رس مزیدار بھی ہے
اور صحت بخش بھی!

مالٹا۔ آم۔ سیب۔ انار۔ آلو بخارا اور لیموں پانا
قدرتی ذائقوں میں دستیاب ہے۔

مہمان یا میزبان
شیزان
سب کی پسند شیزان!

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ — لاہور

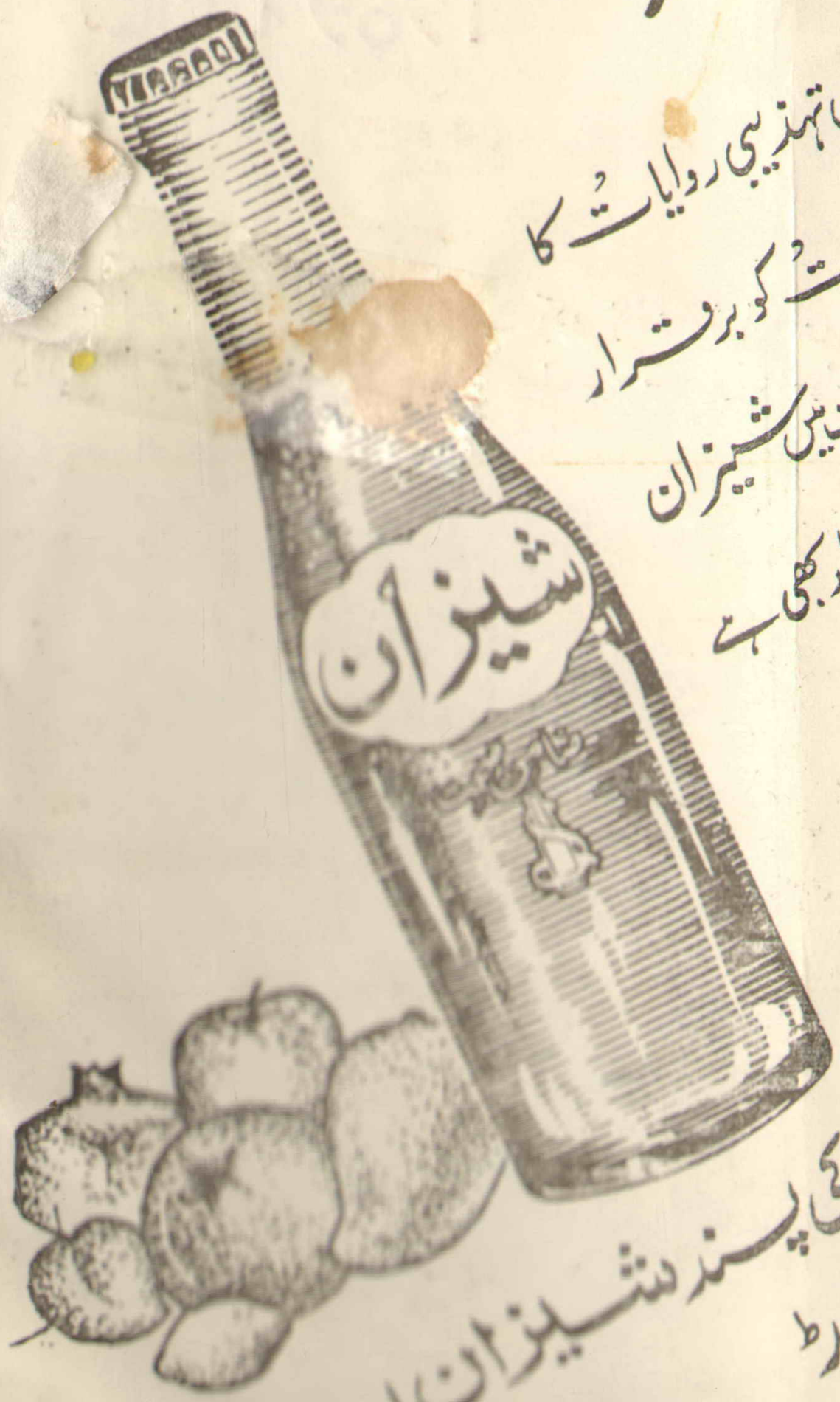

ORIENT

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

سالانہ نمبر

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

صلح ۱۳۴۸ھ ش

(جنوری [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ایڈیٹر)

نسیم سیفی

سالانہ چندہ:- دو روپے۔ قیمت پرچہ ہذا:- پچاس پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے!

ترتیب

• وَسِّعْ مَكَانَكَ - (اداریہ)	۲
• حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے نام پیغام	۷
• محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر کا دورۂ مشرق بعید	۹
• یہ جاپان ہے۔	۲۱
• جماعت احمدیہ کی ذمہ واریاں	۲۷
• دعوتِ حق (نظم)	۳۳
• نعت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم	۳۴
• معراجِ نظر (نظم)	۳۵
• ثنا خوانِ رسولِ عربیؐ (نظم)	۳۶
• انڈونیشیا ـــــ	۳۷
• اور یہ ہے سنگاپور	۴۰
• محترم وکیل اعلیٰ صاحب نے فرمایا ـــــ	۴۳
• انڈونیشیا میں جماعت کا قیام	۴۶
• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ تحریکات ـــــ	۴۹
• سیرۃ النبیؐ کے بابرکت جلسے	۵۴
• اشتہارات	۵۷

پبلشر:- عبداللطیف خان

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جلد ۵	ماہنامہ تحریک جدید ربوہ	شمارہ ۱

صلح ۱۳۴۸ھ ش

(جنوری ۱۹۶۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

وَسِّعْ مَكَانَكَ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تصنیف لطیف تجلیاتِ الٰہیہ میں فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کے مُنہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اِس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھُولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گی۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے

مگر خدا سب کو درمیان میں سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پُورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام میں برکت دی اور حضورؑ کے پیغام کو جو دراصل اسلام کا پیغام ہے دُنیا کے کناروں تک پہنچایا۔ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کو بہتر مسلمان بننے اور عیسائیوں کو حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کی توفیق سے نوازا۔ دنیا کے ہر کونے میں اسلام کا نام بلند ہُوا اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عقیدت کے چشمے دلوں میں پھُوٹے اور زندگی کے عمل سے اُن کی شیرینی ٹپکی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو برکت اللہ تعالیٰ نے دنیا کو عطا کی تھی اور جس کا اصل منبع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس کی زمانی اور مکانی توسیع کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ایک فرزندِ گرامی عطا فرمایا جس کے متعلق حضورؑ کو اللہ تعالےٰ نے اطلاع دی کہ:۔

"وہ جو آسمان سے آتا ہے اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئیگا وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا ..... فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاوّل والآخر مظہر الحقّ والعلاء کانّ اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(اشتہار بیس فروری ۱۸۸۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس "فرزند دلبند گرامی ارجمند" نے دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا جھنڈا لہرایا۔ اسلام کی تبلیغ کے لئے دلوں کو تیار کیا اور جانوں کو وقف کرایا اور اپنے پُر معارف کلام سے ان کو اَنمٹ جذبہ عطا کیا۔ چنانچہ لوگوں کو یہ کہنا پڑا کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ، وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کانٹ اور ڈیکارٹے اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے تھے غلام احمد قادیانی پہ ایمان لے آئے ہیں۔ یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں ہیں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیرونی ممالک میں تبلیغ کے سلسلہ میں فرمایا تھا:۔

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک ہونے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچالیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جائیں۔"

اسی جذبے کو جماعت کے دلوں میں پیدا کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ میں فرمایا تھا:۔

"وَسِّعْ مَكَانَكَ کے الہام میں بھی اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جب مشکلات آئیں تو اس وقت زمین پر پھیلی جانا اور اپنی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کرنا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہماری ترقی کا ذریعہ ایک طرف تو ہمیں یہ بتا دیا ہے کہ اپنے مرکز کو مضبوط کرو اور دوسری طرف یہ بتایا ہے کہ تم چین اور جاپان اور امریکہ اور افریقہ اور سٹریٹس سیٹلمنٹس اور دوسرے ممالک میں چلے جاؤ اور دنیا میں پھیلتے جاؤ یہاں تک کہ کوئی قوم تمہارا مقابلہ نہ کر سکے۔ یاد رکھو کہ بہترین جرنیل دنیا میں وہی سمجھا جاتا ہے جو اپنی فوج کو عقل کے ساتھ پھیلا سکے۔ میرے مخاطب اس وقت وہ ہیں جو فوجی ہنر کو نہیں جانتے اور انہیں خطاب کرنے والا وہ شخص ہے جس نے کبھی اپنے ہاتھ سے تلوار نہیں چلائی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسے علم دیا اور ہر قسم کا علم دیا ہے۔ جو جماعتیں ایک جگہ رہتی ہیں وہ ہمیشہ کچلی جاتی ہیں ـــــ اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سو گئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا۔ پس پھیل جاؤ دنیا میں، پھیل جاؤ مشرق میں، پھیل جاؤ مغرب میں، پھیل جاؤ شمال میں، پھیل جاؤ جنوب میں، پھیل جاؤ یورپ میں، پھیل جاؤ امریکہ میں، پھیل جاؤ افریقہ میں، پھیل جاؤ جزائر میں، پھیل جاؤ چین میں، پھیل جاؤ جاپان میں، پھیل جاؤ دنیا کے کونے کونے میں یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ، دنیا کا کوئی ملک اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو پس تم پھیل جاؤ

جیسے صحابہؓ پھیلے، پھیل جاؤ جیسے قرونِ اولیٰ کے مسلمان پھیلے۔ تم جہاں جہاں جاؤ اپنی عزّت کے ساتھ سلسلہ کی عزّت قائم کرو۔ جہاں پھرو اپنی ترقی کے ساتھ سلسلہ کی ترقی کا موجب بنو ـــــ مَیں چاہتا ہوں کہ ہماری زندگیوں میں ہی احمدیت کی تعلیم کے مرکز قائم ہو جائیں۔ پس قریب سے قریب زمانہ میں دُور سے دُور علاقوں میں مراکزِ احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا بھر میں تبلیغِ اسلام کا کام ہو رہا ہے اور احسن طریق پر ہو رہا ہے۔ لیکن یہ کام ایسا ہے کہ جس کی حدود مقرر نہیں کی جا سکتیں۔ ہم سب کے سب اِس کام میں لگ جائیں تو پھر بھی نہیں کہہ سکتے کہ ضرورت پوری ہو گئی ـــــ اور اب بس۔ یہ کام وسیع سے وسیع تر ہوتا رہے گا، اس کی ضروریات بڑھتی ہی چلی جائیں گی۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ نے مشرقِ بعید کا حالیہ دَورہ ان بڑھتی ہوئی ضروریات کا جائزہ لے کر اپنی تدابیر کو وسعت دینے ہی کے پیشِ نظر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس دَورے کو ہر طرح بابرکت کرے اور اسے اسلام کی مزید ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین ؂

انفرادی فریضہ

تبلیغ کے نظام میں توسیع تو انشاء اللہ ہمیشہ ہوتی ہی رہے گی۔ یہ ایک اجتماعی فرض ہے اور اس فرض کی ادائیگی کے لئے ایک ادارہ قائم ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں ہر لمحہ اور ہر آن تبلیغی ضروریات کو پُورا کرنے کے لئے اس نظام کو وسعت دینے کی تدابیر پر غور کرتا اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اجتماعی فرض کے علاوہ تبلیغ ہمارا انفرادی فریضہ بھی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک اِس امر کی طرف کتنی توجہ دیتا ہے یہ بات اتنی ہی اہم ہے جتنی کہ وہ ادارہ جو تبلیغی امور کے لئے قائم کیا گیا ہے وہ کتنی توجہ کے ساتھ یہ کام کرتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ تبلیغ کے کام میں حقیقی وسعت پیدا ہی اس وقت ہو سکتی ہے جبکہ ہم میں سے ہر شخص اپنے اِس انفرادی فریضہ کی ادائیگی میں ہمہ تن مصروف ہو جائے۔ آئیے ہم سب اس بات پر غور کریں کہ ہم ہر سال، ہر ماہ، ہر ہفتہ بلکہ ہر روز تبلیغِ اسلام کے لئے کیا کوششیں کر رہے ہیں ؂

اقتباس

شفقت اور ہمدردی

ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور میں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا میں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے کہ یا اللہ تُو تو ان باتوں سے پاک ہے تُو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب وہ فرمائے گا کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے تھے تم نے ان کی خبر گیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا۔ پھر ایک اور گروہ پیش ہوگا۔ ان سے کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ بُرا معاملہ کیا۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ دیا پیاسا تھا پانی نہ دیا۔ ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ میں بیمار تھا میری عیادت نہ کی۔ تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تُو تو ایسی باتوں سے پاک ہے تُو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔ اس پر فرمائے گا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا وہ گویا میرے ہی ساتھ کرنا تھا۔ غرض نوعِ انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۰۲)

ایک شعر

عُسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے اپنے اوقات، اموال اور جانیں قربان کر کے اسلام کا پیغام دُنیا کے کونے کونے تک پہنچایا۔ انہوں نے آسائش بھی دیکھی اور تنگی تُرشی بھی۔ لیکن اپنا مقصد ــــ تبلیغِ اسلام ــــ نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنے مندرجہ بالا شعر میں جماعت کے نوجوانوں کی توجہ کو اس طرف مبذول کراتے ہیں کہ حالات چاہے کچھ ہی ہوں تبلیغِ اسلام کے مقصد کے حصول کی کوششوں میں کمی نہ آنی چاہیئے۔ کیونکہ عُسر اور یُسر یعنی تنگی اور آسائش تو آنی جانی چیزیں ہیں اگر تبلیغِ اسلام کو ان کے ساتھ وابستہ کر دیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کبھی تبلیغ ہوگی اور کبھی رُک جائے گی۔ اس طرح تو کسی مقصد کے حصول میں بھی کامیابی نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر حال میں تبلیغِ اسلام کی توفیق دیئے رکھے۔ آمین +

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے نام پیغام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ھو الناصر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

جان سے پیارے بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہمیشہ اپنی رضا اور خوشنودی کی راہوں پر چلائے۔ اپنی پناہ میں رکھے۔ اپنی محبت سے سرفراز کرے اور ان نیک اور عظیم مقاصد میں آپ کو کامیاب کرے جو اسلام کے غلبہ اور فتح کے دن کو قریب لانے کے سلسلہ میں آپ کو عزیز ہیں۔ آمین

مجھے اس امر سے بے حد مسرت اور خوشی ہے کہ آپ ایک بار پھر محاسبہ و تزکیۂ نفس اور اجتماعی ذکر الٰہی، نوافل اور دعاؤں کی غرض سے اس جلسہ میں شریک ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو سُنے اور آپ کے اس اجتماع کو نہ صرف انڈونیشیا کی جماعت ہائے احمدیہ کیلئے بلکہ دُنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ کیلئے بابرکت ثابت کرے۔ اپنے اوقات کو ذکرِ الٰہی اور نوافل میں گزاریں اور دعاؤں میں مصروف رہیں کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں..... اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے

اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صـ۱۹۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی فتح کے دن خدا کے فضل سے قریب ہیں مگر یہ ہم سے ایک عظیم قربانی چاہتے ہیں۔ نفوس کی قربانی، اموال کی قربانی، اولاد کی قربانی، اوقات کی قربانی، ذاتی مفادات کی قربانی، عادات کی قربانی، اکرام کی قربانی۔ پس اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہو اور ہر طرح سرگرم عمل۔ سستی اور غفلت کو چھوڑ دو۔ تبلیغ کرو۔ تبلیغ کرو۔ تبلیغ کرو۔ اپنی زبان سے، اپنے عمل سے، اپنے اخلاق سے اور اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کر کے۔ دعاؤں کے ساتھ ساتھ باہم متحد اور متفق ہو کر اس جہاد میں شریک رہو۔ یہاں تک کہ اسلام دنیا بھر میں پھر سے زندہ ہو جائے اور دنیا اس کی حقانیت کو پہچان لے۔ دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب آجائے اور وہ بحیثیتِ مجموعی خدائے واحد کے آستانہ پر جھک جائے۔

پس آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دین کو دنیا پر ہر آن مقدم رکھے۔ جماعتی اتحاد کو ہمیشہ برقرار رکھے اور کبھی اپنے کسی ذاتی مفاد کو درمیان میں حائل نہ ہونے دے۔ خلیفۂ وقت کے ساتھ پختہ تعلق قائم رکھیں اور اطاعت کا کامل اور اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ خالص اور سچی اطاعتِ خلافت ہی میں سب برکت ہے۔ پس خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبّیک کہیں اور اس کی جاری کردہ ہر تحریک کو جامۂ عمل پہنائیں تا ساری جماعت ایک رنگ میں رنگین اور متّحد ہو کر اس عظیم مقصد کی طرف قدم بڑھاتی چلی جائے جو اس کے پیشِ نظر ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص و ایمان میں برکت دے اور آپ کو سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید وجود بنائے، آمین۔ خدا حافظ

والسّلام

(دستخط) مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۸/ اخاء ۱۳۴۷ ہش

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر کا

دورۂ مشرقِ بعید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

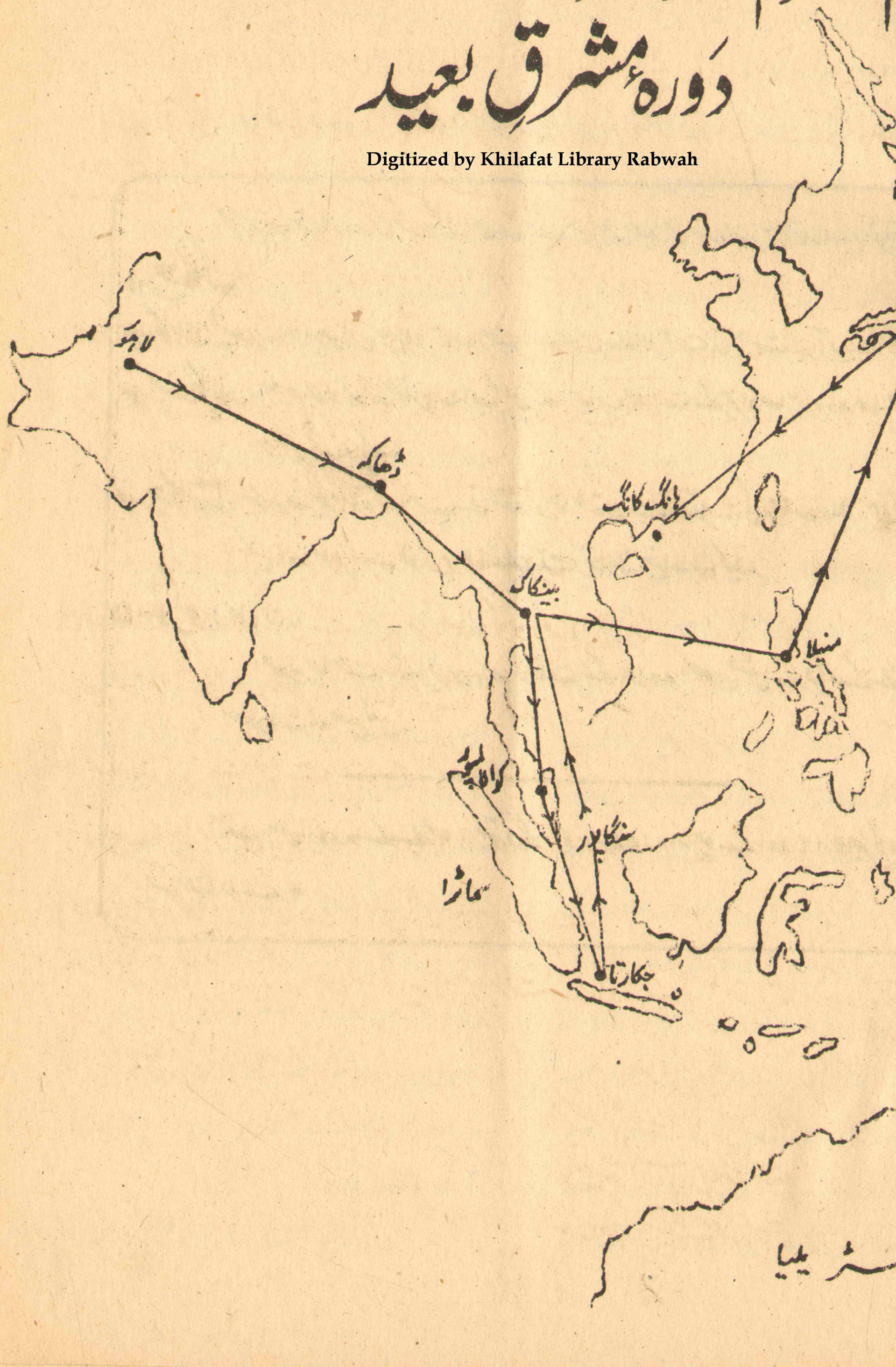

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مشرق بعید میں مندرجہ ذیل مقامات پر تشریف لے گئے:-

۱- بینکاک

۲- کوالالمپور۔ مکرم مولوی سعید احمد صاحب انصاری نے جماعت کی معیت میں آپ کا استقبال کیا۔

۳- سنگاپور۔ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی نے احبابِ جماعت کے ہمراہ صاحبزادہ صاحب کو خوش آمدید کہا۔

۴- جکارتا۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے متعدد جماعتوں سے ملاقات کی۔ جلسہ سالانہ میں تین تقاریر کیں اور انفرادی طور پر عمائدین سے تبادلۂ خیالات کیا۔

۵- ٹوکیو (جاپان)

احمدیہ جماعت کے افراد سے ملاقات کے علاوہ احمدیہ مشن کے قیام کے لئے ضروری معلومات حاصل کیں۔

آپ اِس دَورہ کے لئے ۹ر اکتوبر کو ربوہ سے روانہ ہوئے اور ۱۶ر نومبر کو واپس تشریف لائے ؛

مکرم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا سنگاپور، ملیشیا، انڈونیشیا اور جاپان کا دورہ

- محترم صاحبزادہ صاحب کی انڈونیشی زعماء سے ملاقاتیں۔ ٹیلی ویژن اور اخبارات میں وسیع چرچا۔
- ۲۲ افراد کا قبولِ احمدیت۔
- جماعت انڈونیشیا کے انیسویں سالانہ جلسہ میں شرکت۔ جاپان میں تبلیغی مشن کے قیام کا جائزہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مرتبہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر ایم۔ اے)

جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم جناب مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید حال ہی میں مشرقِ بعید کا دورہ کر کے لوٹے ہیں۔ آپ نے اس سفر میں ملیشیا، سنگاپور، انڈونیشیا اور جاپان کا دورہ کیا ہے۔ اس دورہ میں خاکسار کو بھی مکرم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ بطور سیکرٹری سفر کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ دورہ قریباً پانچ ہفتے تک رہا۔ اس دوران ملیشیا، سنگاپور اور انڈونیشیا کی جماعتوں کا جائزہ لیا گیا۔ ان کے تبلیغی اور تربیتی کاموں کی پڑتال کی گئی اور اپنی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے تجاویز پر غور کیا گیا تا تشنہ روحوں کو جلد سے جلد اسلام کا آبِ حیات پلایا جا سکے اور وہ دن قریب تر آ جائے جب ساری دنیا میں اسلام اور احمدیت کا بول بالا ہو۔ ان ممالک کے علاوہ جاپان میں تبلیغی مرکز کے قیام کے امکانات کا جائزہ لیا گیا تا وہاں پر باقاعدہ منظم طریق پر تبلیغ شروع کی جا سکے۔

محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مشرقِ بعید کے تبلیغی دورے پر جانے کے لئے ۹ اخاء کو ربوہ سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل ساڑھے آٹھ بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کرائی جس میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور دیگر ادارہ جات کے کارکن اور کثیر تعداد میں دیگر احباب بھی شریک ہوئے۔ حضور نے آپ کو معانقہ کا شرف بھی عطا فرمایا۔ بعدہ احباب نے آپ سے باری باری مصافحہ کیا اور اس طرح اہلِ ربوہ نے آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

ڈھاکہ اور بنکاک ہوتے ہوئے آپ ۱۱ اخاء کو کوالالمپور پہنچے۔ یہاں مکرم مولوی سعید احمد صاحب انصاری تبلیغ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ہوائی اڈہ پر مکرم انصاری صاحب اور جماعت کے دیگر ممبران کثیر تعداد میں استقبال کے لئے موجود تھے۔ جونہی مکرم صاحبزادہ صاحب ہوائی جہاز سے باہر تشریف لائے انصاری صاحب نے آگے بڑھ کر آپ کا استقبال کیا اور آپ کو ہار پہنائے۔ مکرم اسمٰعیل صاحب جو میجسٹریٹ کے عہدہ پر فائز ہیں اور سلسلہ سے والہانہ وابستگی رکھتے ہیں اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ باوجود بیماری کے ۱۲۰ میل کا سفر طے کر کے آپ کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔

اسی روز جماعت احمدیہ کوالالمپور کی طرف سے

مکرم جناب صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں استقبالیہ دیا گیا۔
اِس تقریب میں مکرم مبارک احمد صاحب پولیس کمشنر کوالالمپور
نے انگریزی میں ایڈریس پیش کیا۔ ان کے بعد پریذیڈنٹ
جماعت کوالالمپور نے ملائی زبان میں ایڈریس پیش کیا۔

اِن ہر دو سپاسناموں میں جماعت نے اپنے نیک جذبات
اور خلافت کے ساتھ دلی وابستگی کا اظہار کیا۔ جب
ایڈریس پیش کیا جا رہا تھا تو جماعت کوالالمپور کے
افراد پر عجیب کیفیت طاری تھی۔ ہر ایک پر رقّت
طاری تھی اور آنکھیں اشکبار تھیں۔ اِس ایڈریس میں یہ
امر بھی بیان کیا گیا کہ جماعت کوالالمپور کا دارالتبلیغ
ساٹھ ہزار روپے کی رقم سے تیار ہو چکا ہے۔ یہ مکان
مکرم یوسف بن عمر صاحب نے اپنی رہائش کے لئے تعمیر
کرنا تھا لیکن مکرم صاحبزادہ صاحب نے جب ۱۹۶۳ء
میں اس مکان کا سنگِ بنیاد رکھا تو اُن کو تحریک کی کہ
وہ اِس مکان کو جماعت کے مشن ہاؤس کے لئے وقف
کر دیں۔ اس پر انہوں نے رضامندی ظاہر کی اور اس
مکان کو جماعت کے لئے وقف کر دیا۔ (اللہ تعالیٰ ان کو
جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین)

ایڈریس کے دوران جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
رضی اللہ عنہ کے احسانات اور کارناموں کا ذکر آیا تو حاضرین
کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے اور سب اپنے محسن کی یاد
میں گم ہو گئے۔ اس موقعہ پر جماعت کے بعض نوجوانوں
نے اپنی زندگیاں خدمتِ اسلام کے لئے پیش کیں۔

اس ایڈریس کے جواب میں مکرم صاحبزادہ
صاحب نے جماعت کو ان کی ذمہ داریوں
کی طرف توجہ دلائی۔ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
لِغَدٍ کی روشنی میں جماعت کو اپنے اعمال کا محاسبہ
کرنے کی تلقین فرمائی۔ نیز عہدِ وقف نبھانے کی طرف
توجہ دلائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگلے روز یعنی ۱۲ اخاء (نومبر) کو مکرم
مبارک احمد صاحب کمشنر پولیس نے مکرم صاحبزادہ صاحب
کے اعزاز میں عشائیہ کا انتظام کیا۔ اِس عشائیہ میں
شمولیت اختیار کرنے والوں میں سے مندرجہ ذیل قابلِ
ذکر ہیں:-

۱۔ کرپال سنگھ صاحب۔ یہ انجینئر ہیں تھیوسافیکل
سوسائٹی آف ملایا کے پریذیڈنٹ ہیں۔

۲۔ الحاج علی منادر صاحب۔ یہ ملائی ہیں۔ Unesco
زراعتی کمیشن کے انچارج ہیں۔

۳۔ حاجی ابراہیم صاحب۔ چینی الاصل ہیں۔ ملایا
میں مسلم چینیوں کے مفاد کے صدر ہیں۔ اور
"نورالاسلام" کے ایڈیٹر بھی ہیں۔ (یہ رسالہ دو
زبانوں میں شائع ہوتا ہے)

۴۔ الحاج عبداللہ صاحب (Senator)

۵۔ الحاج یوسف صاحب۔

یہ موقع تبلیغ کے لحاظ سے بہت مفید ثابت ہوا۔
مکرم صاحبزادہ صاحب کی شخصیت اور علمی گفتگو سے سامعین
احباب بہت ہی متاثر ہوئے۔

اگلے دن مؤرخہ ۱۳ اخاء کو مکرم صاحبزادہ
صاحب مبلغ انچارج اور اکابرینِ جماعت کے ہمراہ کوالالمپور
سے ۴۰ میل دُور جرام مقام پر تشریف لے گئے اس جگہ پر

ہماری ابتدائی اور پرانی جماعت ہے۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے احبابِ جماعت سے خطاب فرمایا اور سیّد عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت کی درخواست پر اُن کے گھر تشریف لے جاکر دعا فرمائی۔ واپسی پر راستہ میں Kelang کے مقام پر یہاں کے سیکنڈری سکول کے ہیڈ ماسٹر زین العابدین صاحب کی درخواست پر دوپہر کا کھانا تناول فرمایا اور ان کے گھر پر نمازیں ادا کیں۔

اسی روز شام کو جماعت کوالالمپور کی طرف سے مکرم صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ایک عشائیہ ترتیب دیا گیا۔ اِس موقعہ پر لجنہ کی نمائش میں اوّل، دوم اور سوم آنے والی ناصرات کو آپ نے انعامات دیئے۔ اِس موقعہ پر ایک نکاح کا بھی اعلان ہوا جس میں مکرم صاحبزادہ صاحب نے ازراہِ شفقت دولہا کو الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھی پہنائی۔ اِس موقع پر غیر از جماعت افراد بھی موجود تھے جو اِس سادہ مگر پُروقار تقریب سے بہت متاثر ہوئے۔

کوالالمپور کا دَورہ بہت کامیاب رہا۔ مکرم میاں صاحب کے اِس دَورہ کے باعث احبابِ جماعت بہت خوش تھے اور دلی دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ ۱۴ر اخاء کو مکرم صاحبزادہ صاحب کو سنگاپور کے لئے رخصت کیا۔

۱۵ر نومبر کو آپ بذریعہ ہوائی جہاز سنگاپور پہنچے۔ یہاں مکرم محمد عثمان صاحب چینی (آپ ربوہ میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں) تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ بڑے ہی نیک اور محنتی مبلغ ہیں۔ اسی روز جماعتِ سنگاپور کی طرف سے مکرم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں استقبالیہ دیا گیا۔ آپ کی خدمت میں مکرم محمد علی صاحب نے ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس کے جواب میں مکرم صاحبزادہ صاحب نے احبابِ جماعت کو تبلیغی سرگرمیوں کو تیز سے تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ ہماری کوشش ہمیشہ یہ ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے اور دعا کے ذریعہ بھی ان کی مدد کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس پیغام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ نے احباب کو اِس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اپنی مساعی کا جائزہ لیں اور نئے عزم اور ہمت کے ساتھ کام کریں۔ آپ کے اس خطاب کا ترجمہ مکرم انصاری صاحب نے پڑھ کر سُنایا۔ بعدہٗ مکرم صاحبزادہ صاحب نے عہدہ داران سے مل کر اس مشن کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لیا اور انہیں مزید ہدایات سے نوازا۔

مؤرخہ ۱۶ر اخاء کو مکرم صاحبزادہ صاحب جاکرتا پہنچے۔ یہاں پر ہمارے قیام کا انتظام مکرم صدرالدین یحییٰ پنتو صاحب کے مکان پر کیا گیا تھا۔ جماعت کے مختلف احباب قیام گاہ پر آکر بڑے خلوص اور تپاک سے ملاقات کرتے رہتے۔ مؤرخہ ۱۸ر اور ۱۹ر اور ۲۰ر اخاء کو مختلف جماعتوں کے دَورہ کے لئے گئے۔ اِن تین دنوں میں سات جماعتوں کا دَورہ کیا گیا۔

مؤرخہ ۱۸ر اخاء صبح آٹھ بجے سات افراد پر مشتمل قافلہ بانڈونگ کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیارہ بجے یہ قافلہ بانڈونگ سے ۱۵ میل مغرب کی جانب ایک پُرفضا مقام پر ٹھہرا جہاں بانڈونگ اور گاروت کے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ جماعت چی ماہی کے پریذیڈنٹ جناب حاجی شریف صاحب کی درخواست پر مکرم صاحبزادہ صاحب ان کی مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں پر مختصر سی تقریر فرمائی اور کہا کہ مَیں نے ۱۹۶۳ء میں اس کا افتتاح کیا تھا اور اب اِس جگہ جماعت کی ترقی دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ الحمدللہ ساتھ ہی آپ نے جماعت کو مزید قربانیاں کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ اب وقت کا تقاضا ہے کہ جماعتیں اپنی تبلیغ کو وسیع سے وسیع تر کرتی چلی جائیں۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق احمدیت کی کامیابی کے دن قریب آرہے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے دعا کرائی جس میں احباب جماعت کی رقت اور تضرع کو دیکھ کر طبیعت پر بہت اثر ہوا۔ بعدہٗ یہ قافلہ بانڈونگ کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں پر جمعہ کی نماز ادا کی گئی۔ اس موقع پر مکرم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو بتایا کہ ان کی جماعت کئی لحاظ سے دوسری جماعتوں سے سبقت لے گئی ہے۔ پس اِس سبقت کی روح کو قائم رکھنا چاہیئے نیز تبلیغ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ تبلیغ کے میدان میں سب سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ کی سنت کے مطابق ہمیشہ سے الٰہی جماعتیں ابتداء میں غریب اور مظلوم رہی ہیں لیکن پھر ایک وقت میں خدا تعالیٰ غیر معمولی حالات میں غلبہ عطا فرماتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کی یہ سنت مقدّر ہے اس لئے آپ کو بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

خدا کے فضل سے یہ تقریر اپنے اثر کے لحاظ سے بڑی ہی غیر معمولی شان کی حامل تھی۔ بلکہ اگر مَیں یہ کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ جب مکرم صاحبزادہ صاحب تقریر فرما رہے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی غیبی طاقت آپ کے پیچھے کام کر رہی ہو۔ اسی روز شام کو مغربی جاوا کے گورنر جناب مسعودی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ان سے مکرم صاحبزادہ صاحب کی ملاقات تقریباً پون گھنٹہ جاری رہی۔ اِس موقعہ پر پریس کے نمائندے بھی موجود تھے۔

دوسرے روز علی الصبح گاروت کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ جگہ بانڈونگ سے چالیس میل دُور ہے۔ یہاں پر دو صد افراد کے ایک جلسہ سے خطاب فرمایا۔ ۳ بجے کے بعد گاروت سے گیارہ میل دانا سگرا تشریف لے گئے۔ اس جگہ جماعت کے بالغ افراد کی تعداد سات صد ہے اور اِس گاؤں کی ستّر فی صدی آبادی احمدیوں پر مشتمل ہے۔ یہ جماعت بھی انڈونیشیا کی دوسری جماعتوں کی طرح اخلاص اور سلسلہ سے عقیدت میں کسی سے کم نہیں۔ یہاں پر تعمیر شدہ مسجد کا نام مکرم صاحبزادہ صاحب نے "مسجد محمود" رکھا۔ یہ قافلہ سنگاپرنا ہوتے ہوئے ناسک ملایا پہنچا۔ سنگاپرنا کی جماعت بھی جاوا کی ابتدائی جماعتوں میں سے ہے اور آزادی کی جدوجہد میں یہاں کے احمدیوں نے ولندیزی استعماریت کے خلاف حصہ لیا تھا۔ سنگاپرنا اور ناسک ملایا کے مضافات میں کثیر تعداد میں احمدی جماعتیں موجود ہیں۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے یہاں کے دوستوں کو خطاب

فرمایا اور اپنے خطاب کے دوران بتایا کہ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت ترقی کر رہی ہے۔ دوستوں کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے کہ اس علاقہ کے باقی لوگ بھی جلد آغوشِ احمدیت میں آجائیں۔

یہاں پر ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب نے اِس مسجد کا افتتاح فرمایا جو حال ہی میں یہاں تعمیر کی گئی ہے۔ اس جماعت کی درخواست پر مسجد کا نام "مسجد مبارک" رکھا گیا۔

ناسک ملایا سے یہ قافلہ واپس بانڈونگ پہنچا۔ بانڈونگ میں مکرم صاحبزادہ صاحب نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ یہ کانفرنس بہت ہی کامیاب رہی۔ اگلے روز مقامی اخباروں میں اس کی وسیع اشاعت ہوئی۔ بانڈونگ کا اخبار "Berdikari" اپنی اشاعت مؤرخہ ۲۱ر اکتوبر میں لکھتا ہے:۔

"جماعت احمدیہ کے فارن سیکرٹری حضرت مرزا مبارک احمد اور ان کے سیکرٹری بشارت احمد بشیر پاکستان سے بانڈونگ، گاروت، سندگا پرنا اور ناسک ملایا کے دورہ پر انڈونیشیا تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ نے ہفتہ کے روز پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ انکے دورے کا مقصد یہ ہے تا وہ بذاتِ خود ان علاقوں میں جماعت احمدیہ کی ترقی کا جائزہ لے سکیں۔ یہ آپ کا دوسرا دورہ ہے۔ اس سے قبل آپ ۱۹۶۳ء میں یہاں کا دورہ کر چکے ہیں۔

ایک نامہ نگار کے اس سوال کے جواب میں کہ ۱۹۶۳ء اور اب حالیہ کمیونسٹ ناکام بغاوت کے بعد انڈونیشیا میں مذہبی رواداری کے متعلق آپ نے کیا تبدیلی ملاحظہ فرمائی ہے، بتایا کہ گو یہ سیاسی سوال ہے لیکن پھر بھی یہ بات واضح ہے کہ اس سے قبل ہم اس قسم کی پریس کانفرنس منعقد نہیں کر سکے لیکن اس سال ہم نے یہ کانفرنس منعقد کی ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انڈونیشیا میں بہت مذہبی رواداری ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ رواداری بڑھتی ہی رہیگی۔ آپ نے مزید بتایا کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا تعداد کے لحاظ سے نماناسکے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ ہمارے اندازے کے مطابق انڈونیشیا میں دس سے بیس ہزار تک احمدی موجود ہیں اور ساری دنیا میں ۲۰ لاکھ احمدی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانڈونگ کے سفر میں جماعت کے چیدہ ممبر اور جماعت احمدیہ کے مبلغ عبدالحی ان کے ہمراہ تھے۔ جمعہ کے

کوالالمپور کی جماعت کے ساتھ - محترم صاحبزادہ صاحب کے
بائیں جانب مولوی سعید احمد صاحب انصاری ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

With Ahmadiyya Jamaat Kuala Lumpur. On the left of Vakil-i-A'la is Maulvi S.A. Ansari

یہ تصویر بھی کوالالمپور کی جماعت کے ساتھ لی گئی

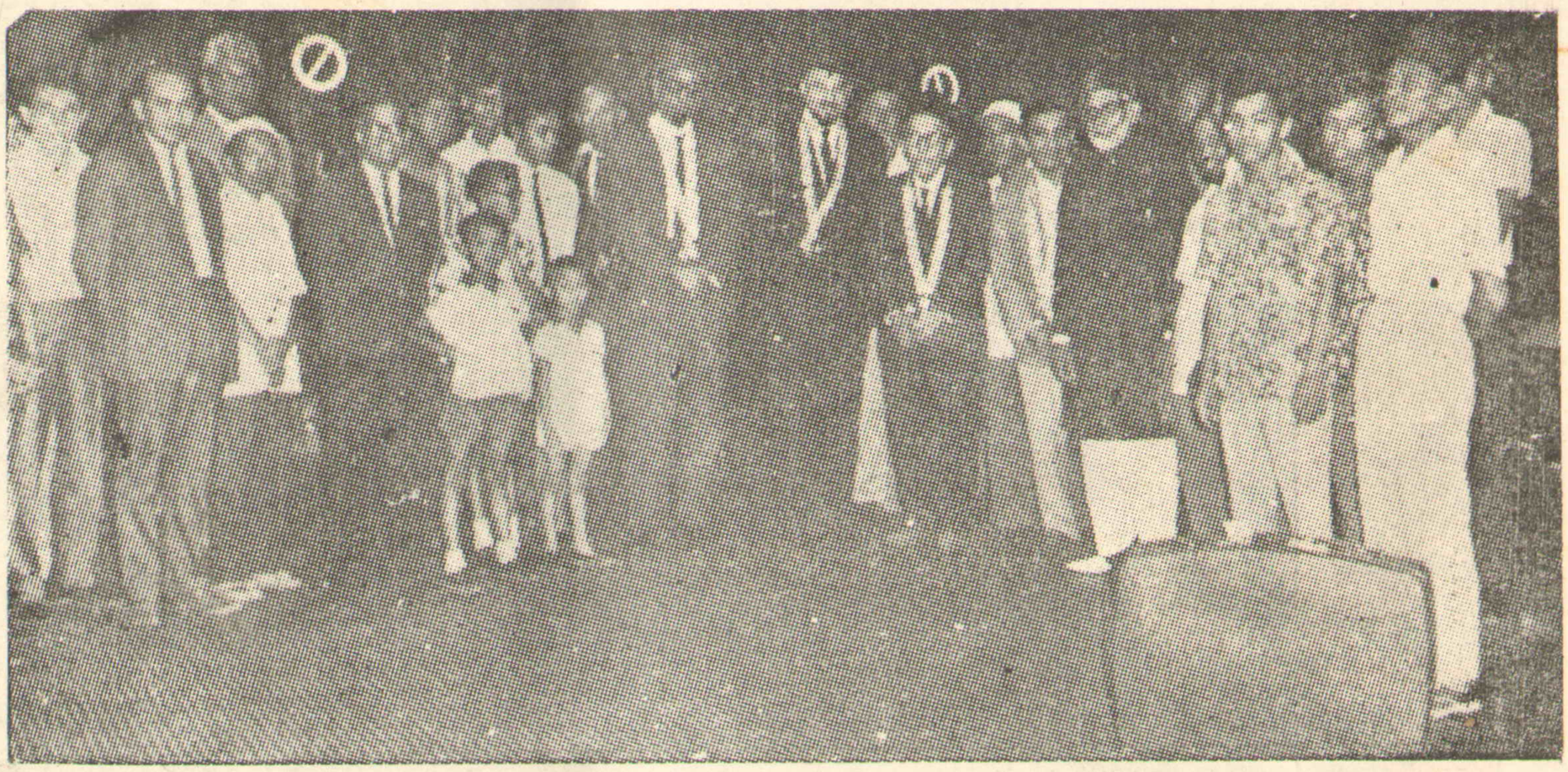

With members of the Jamaat in Kuala Lumpur

استقبالیہ جلسہ کا ایک اور منظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

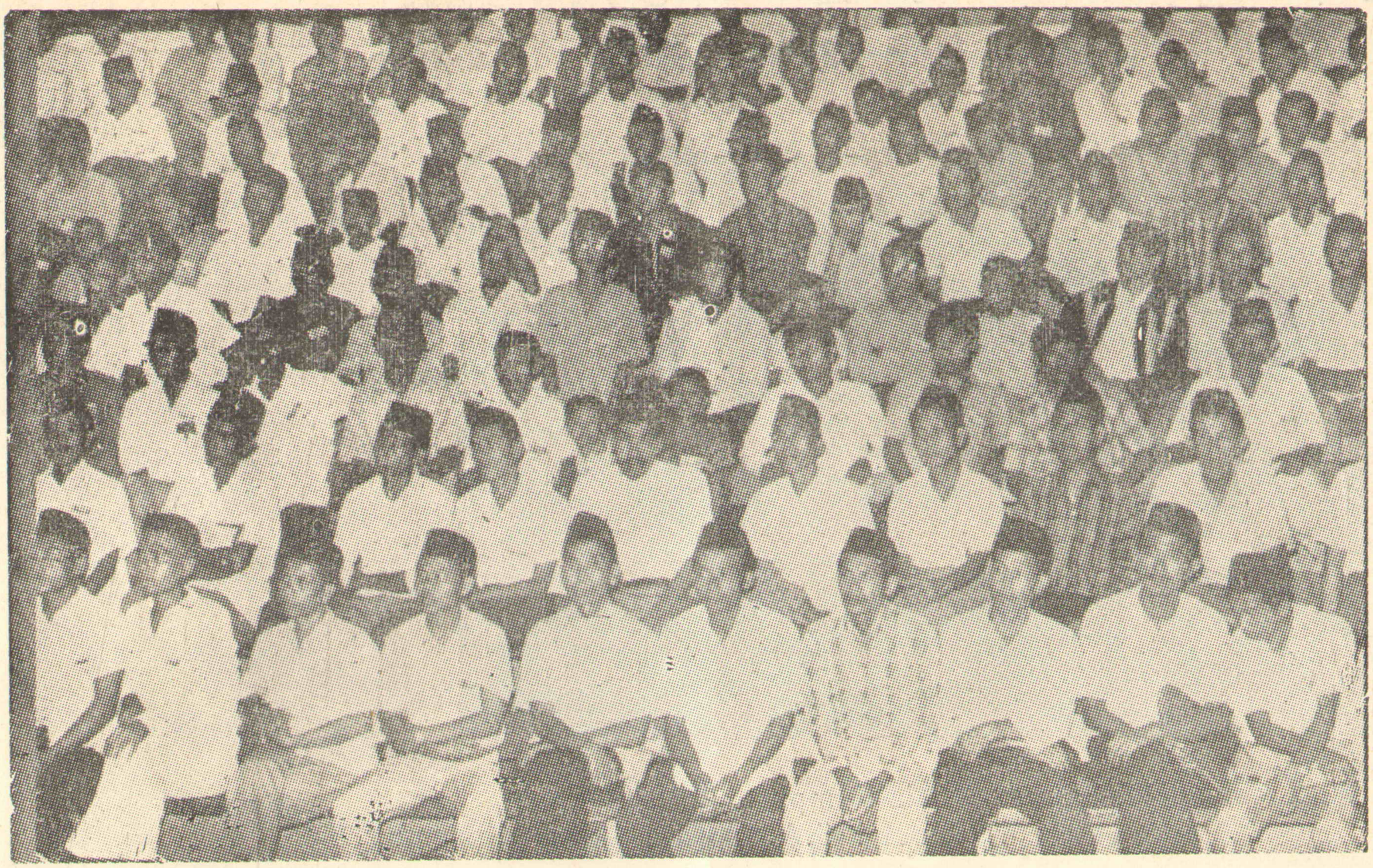

A section of the invitees at the Reception

انڈونیشین فوج کے احمدی افسروں اور نوجوانوں کے ساتھ

With the Military Officers and men who belong to the Jamaat in Indonesia

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز ہر دو مہمانوں کو مغربی جاوا کے گورنر میجر جنرل مسعودی نے ملاقات سے نوازا۔ انڈونیشیا کے دورے کے بعد آپ دونوں منیلا اور جاپان روانہ ہوں گے۔"

اِس سفر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے چھ افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ بیعت کا یہ نظارہ اپنوں اور غیروں کے لئے بڑا ہی مؤثر اور کشش کا باعث بنا۔ اسی روز بانڈونگ سے جاکرتہ واپس روانہ ہوئے راستہ میں چانجر اور بوگر میں بھی آپ نے مختصر قیام کیا۔

بوگر میں ہمارے نوجوان مبلغ محی الدین شاہ صاحب مقیم ہیں۔ یہ بڑے ہی مستعد اور محنتی مبلغ ہیں اور جانفشانی سے کام کرتے ہیں۔ بوگر میں مکرم صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔ اس میں جماعت کے احباب بڑی کثرت سے شامل ہوئے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت کی ترقی کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ اس جماعت میں مجھے اب کے بہت سے نئے چہرے نظر آئے ہیں اور یہ امر بہت ہی خوشکن ہے کہ جماعت کا قدم ترقی کی طرف اُٹھ رہا ہے۔

بوگر میں ہماری مسجد بہت ہی چھوٹی اور تنگ تھی اس لئے جب مکرم صاحبزادہ صاحب ۱۹۶۳ء میں انڈونیشیا کے دورے پر تشریف لے گئے تو آپ نے جماعت کو تحریک کی کہ اِس مسجد کو وسیع کیا جائے۔ چنانچہ آپ کی اِس تحریک پر فوراً ہی جماعت نے ایک پلاٹ ۵ ایکڑ رقبہ کا خرید لیا اور اگلے ہی روز مکرم صاحبزادہ صاحب نے اس مسجد کا سنگِ بنیاد اپنے ہاتھوں سے نصب فرمایا۔ اس وقت جبکہ یہ مسجد ابھی زیرِ تعمیر تھی تو احباب کا خیال تھا کہ یہ شہر سے بہت دُور ہے اس لئے اس کا آباد ہونا مشکل ہے لیکن اب جب مکرم صاحبزادہ صاحب دوبارہ دَورے پر تشریف لے گئے تو یہ مسجد مکمل ہو چکی تھی اور مسجد کے ارد گرد کافی لوگ آباد ہو چکے تھے۔ خدا کے فضل سے مسجد بہت ہی بارونق ہو گئی ہے۔

بوگر کے مختصر قیام میں ایک خاص واقعہ یہ پیش آیا کہ یہاں کے ایک دوست جنہوں نے دس سال ہوئے بیعت کی تھی لیکن ان کے والدین ابھی تک جماعت میں داخل نہ ہوئے تھے، انہوں نے مکرم صاحبزادہ صاحب سے عاجزانہ درخواست کی کہ میرے والدین کیلئے بھی دعا فرماویں کہ وہ احمدیت کو قبول کر لیویں۔ نیز مکرم صاحبزادہ صاحب سے درخواست کی کہ میرے گھر تشریف لا کر ممنون فرماویں۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے ان کی یہ درخواست قبول کر لی۔ جب آپ ان کے گھر پر تشریف لے گئے تو اُن کے والد صاحب سے بھی ملاقات ہوئی اور انہوں نے دورانِ گفتگو کہا کہ میرا بیٹا تو ضائع ہو گیا ہے۔ اس پر مکرم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ یہ ضائع نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کی سُنّت ہے کہ کبھی والدین پہلے سچائی قبول کرتے ہیں اور کبھی اولاد کو یہ سعادت ملتی ہے اور والدین بعد میں سچائی قبول کرتے ہیں۔ اِس موقعہ پر اس نوجوان نے ایک ایڈریس بھی پیش کیا جس میں اپنی قلبی کیفیت کا اظہار کیا کہ میرے والدین کے

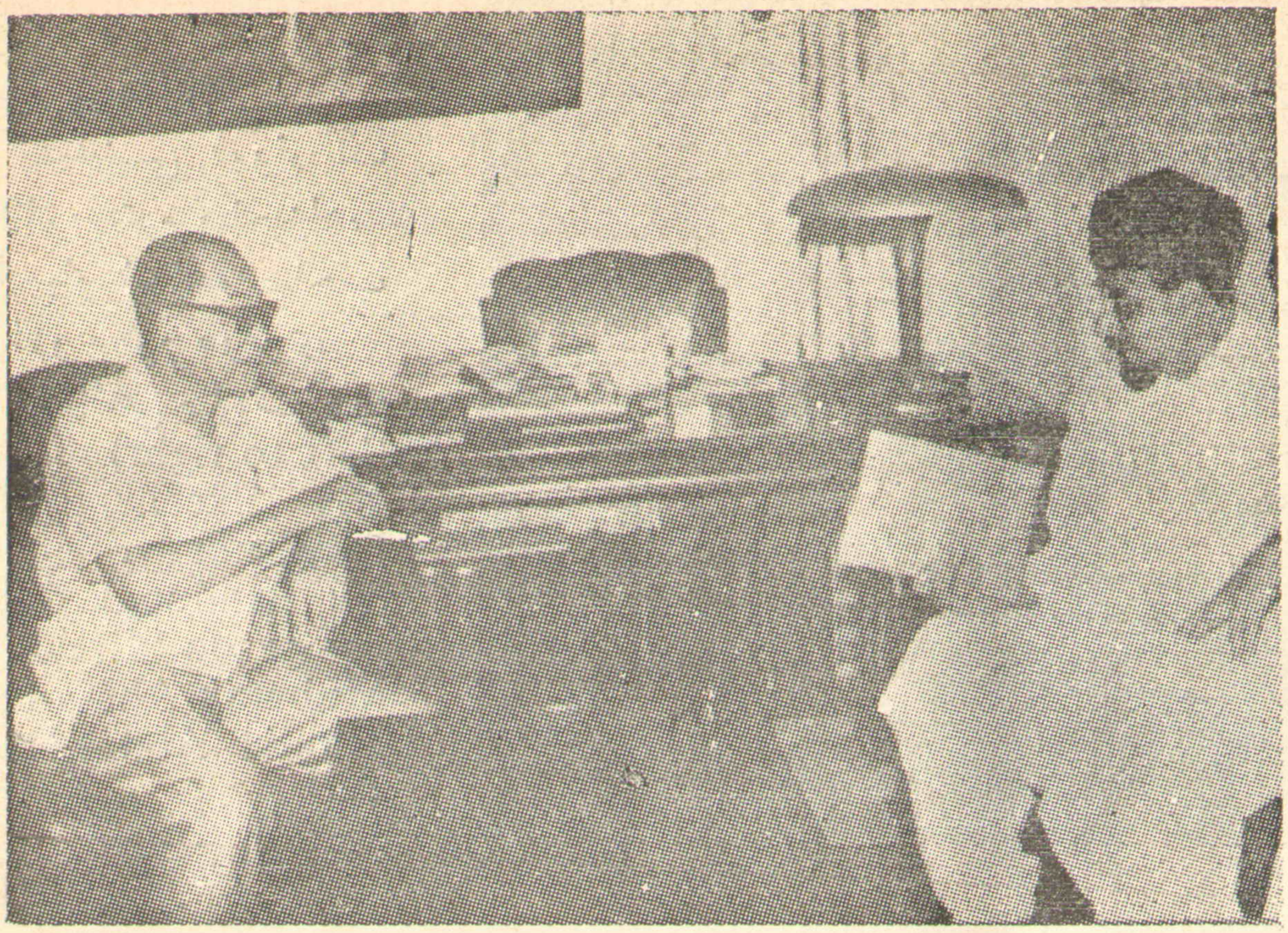

ڈاکٹر حتی صاحب
مکرم میاں صاحب سے قرآن کریم
کے تراجم اور تفسیر کے متعلق
گفتگو فرما رہے ہیں ۔

Dr. Hatta, ex-Vice President of Indonesia is having a discussion on the translations and commentaries of the Holy Quran, with the Vakil-i-A'la.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنرل ناسوتین نے اپنے گھر پر مکرم
میاں صاحب سے ملاقات کی اور مذہب
اور تمدن کے متعلق مختلف امور زیر بحث
آئے ۔ مکان کے باہر جنرل صاحب مکرم
میاں صاحب کو خدا حافظ کہہ رہے ہیں

After a long discussion on religion and Islamic culture, General Nasutian is bidding farewell to Sahibzada Sahib at his residence.

محترم صاحبزادہ صاحب اور
انڈونشیا کے وزیر مذہبیات

With the Minister for Religious affairs

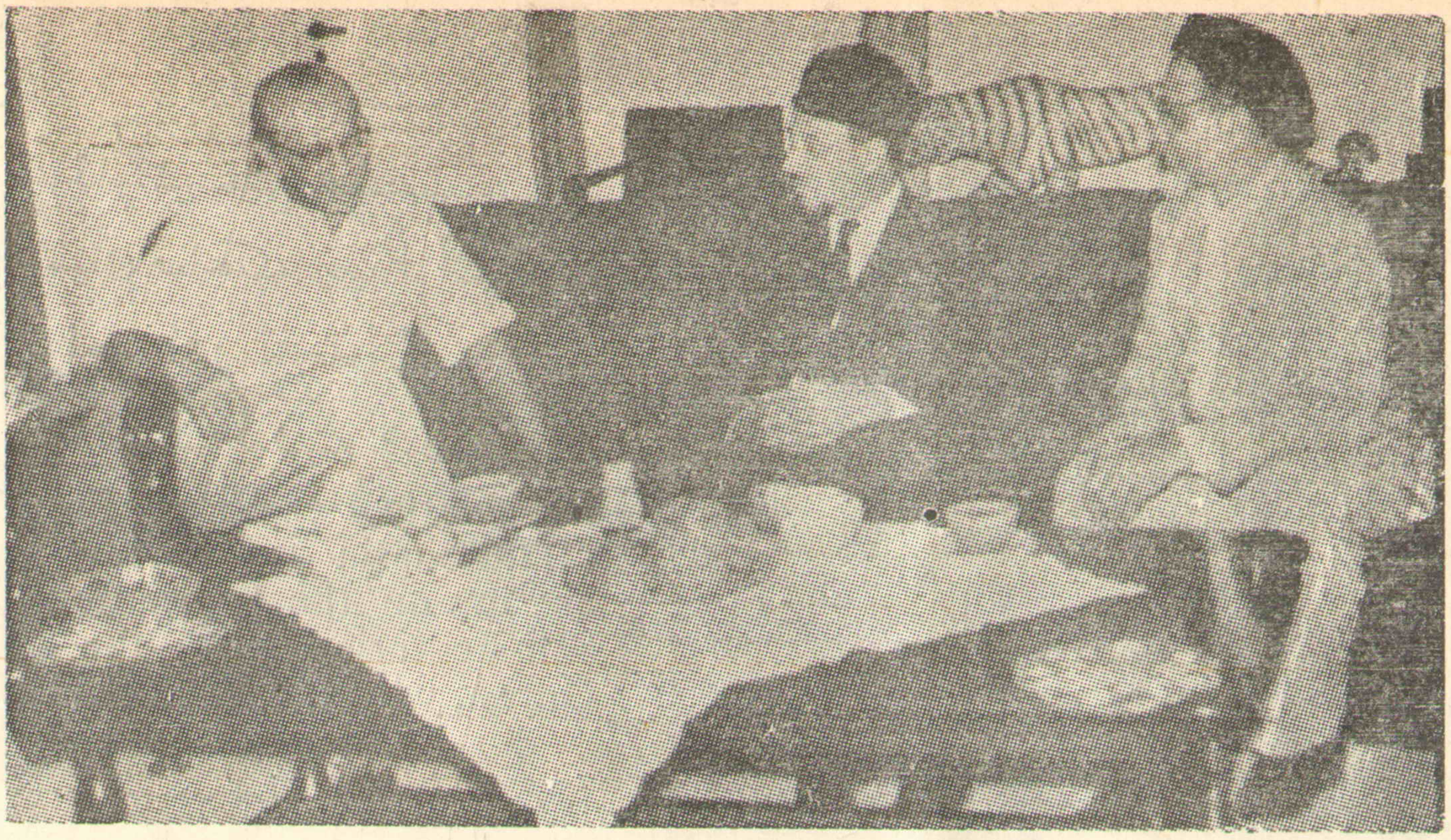

بائیں سے دائیں
ھزایکسیلینسی گورلر آف
جاوا۔ محترم صاحبزادہ
مرزا مبارک احمدصاحب
اور مکرم مولوی
عبدالحی صاحب
(left to right)
His Excellency the Governor of Java (at Bandung), Sahibzada Mirza Mubarak Ahmad and Maulvl Abdul Hayee
←

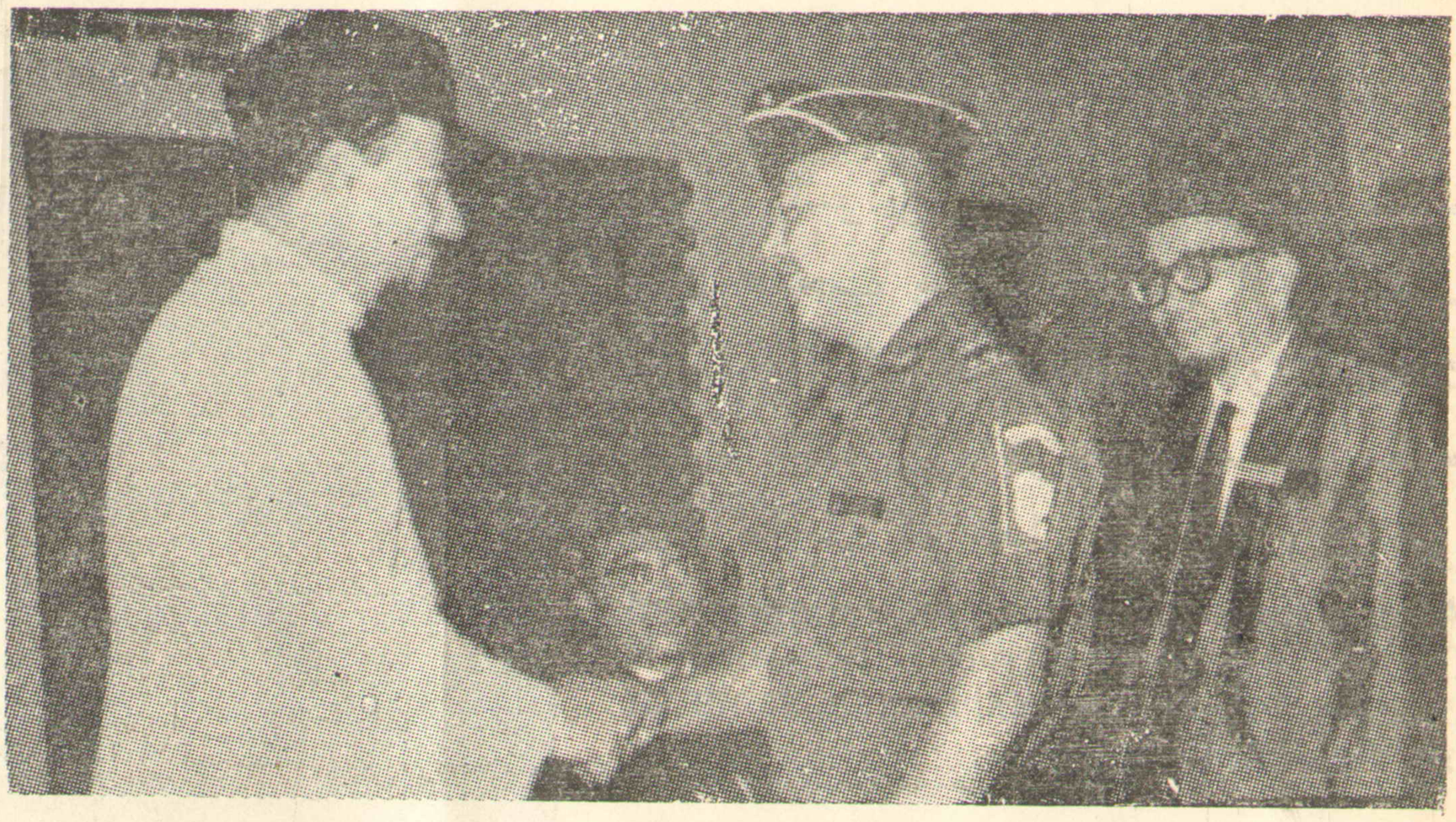

مکرم کرنل محمد صاحب
محترم جناب وکیل اعلی
صاحب سے مصافحہ کا
شرف حاصل کر رہے ھیں
Col. Mohammad, a staunch member of the Jamaat, is greeting the Vakil-i-A'la with a warm handshake.
→

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے دائیں طرف مسٹر نور احمد تکائی ھیں جنہوں نے خدا کے فضل سے
جاپان میں احمدیت کا پیغام خود بھی قبول کیا ھے اور دوسروں تک پہنچانے میں بھی بے اوث خدمات ادا کی ھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

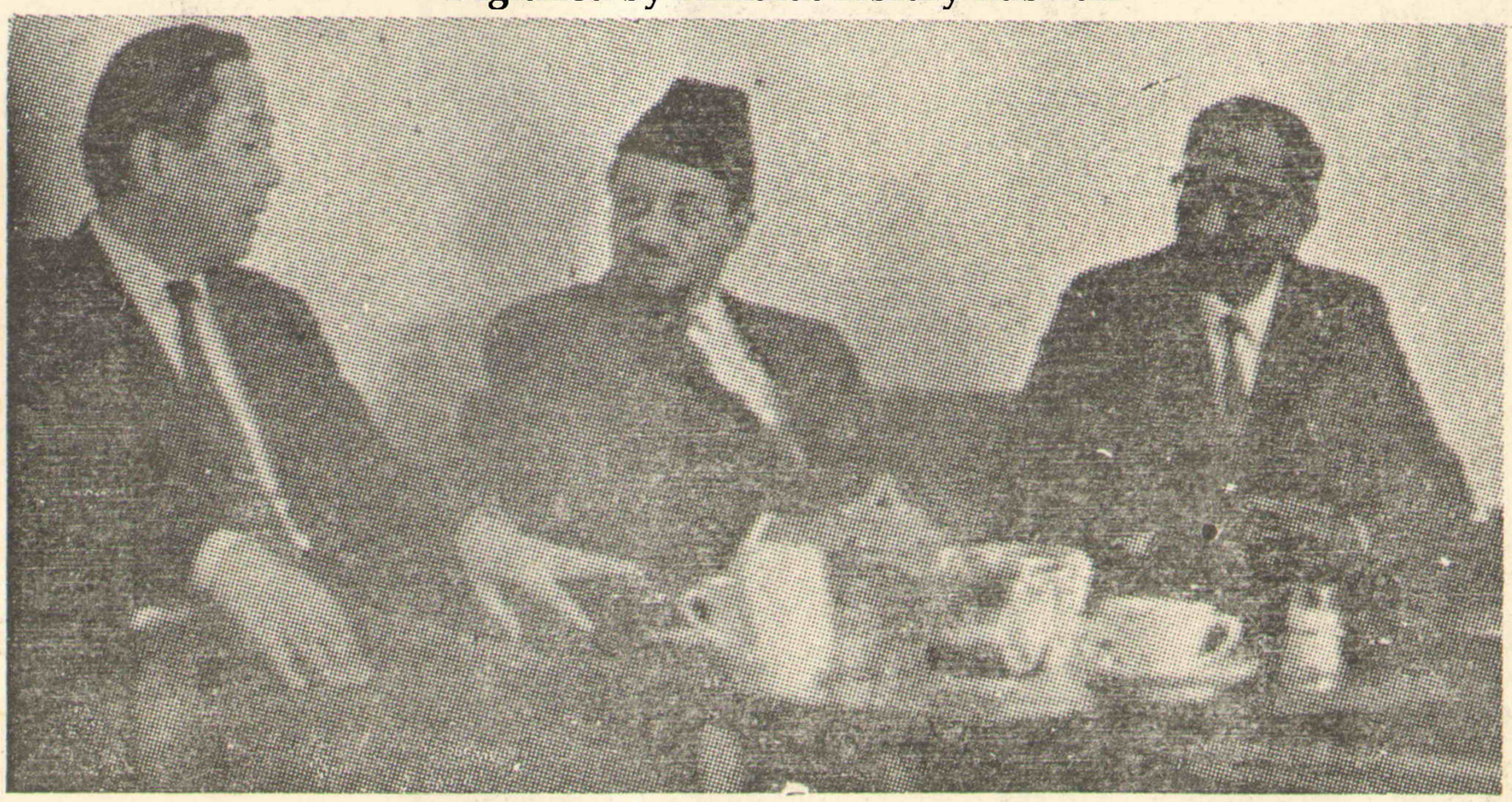

Mr. Noor Ahmad Takai discussing Islam in Japan, with the Vakil-i-A'la. On extreme right is Mr. B. A. Bashir, Secretary to the Vakil-i-A'la during the tour of Far East.

احمدی نہ ہونے کے باعث مجھے سخت رنج ہے۔ اس ایڈریس کا جواب مکرم صاحبزادہ صاحب نے انگریزی میں دیا جو اس نوجوان کے والد نے اپنے ٹیپ پر ریکارڈ بھی کیا۔ اس کے بعد اس نوجوان کے والد نے مکرم صاحبزادہ صاحب کی معیت میں کچھ وقت گزارا اور اس مختصر وقت میں وہ جماعت کی دین سے عقیدت کو دیکھ کر بہت ہی متاثر ہوئے اور ان کا جماعت کے متعلق غلط تاثر بدل گیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس نوجوان کی والدہ احمدیت کے بہت قریب ہو گئی ہیں۔

انڈونیشیا کی اہم شخصیات سے ملاقاتیں

۲۱ اکتوبر بروز منگل جنرل اے۔ ایچ ناسوتیان (جو انڈونیشیا کی مشاورتی کانگرس کے صدر اعلیٰ ہیں) سے مکرم صاحبزادہ صاحب نے ان کے گھر پر ملاقات کی جس میں مختلف مذہبی اور تمدنی امور پر تبادلہ خیالات کیا گیا۔ جنرل ناسوتیان صاحب بڑے دیندار اور خوش خلق آدمی ہیں۔ ان کے کمرے میں ایک تصویر لٹکی ہوئی تھی مکرم میاں صاحب نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا کہ جنرل صاحب یہ تصویر کس کی ہے؟ تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہنے لگے یہ تصویر میری بچی کی ہے جو کہ حالیہ انقلاب میں گولی لگنے سے فوت ہو گئی تھی۔ جنرل صاحب نے کہا کہ جب مجھ پر حملہ ہوا تو میں خود تو بچ گیا لیکن میری بچی کو گولی لگ گئی۔ چنانچہ مکرم صاحبزادہ صاحب نے ان سے اظہارِ تعزیت کیا۔ اس تعزیت کا بھی جنرل صاحب پر بہت اچھا اثر ہوا جس کا ذکر بعد میں ان کے ایک سیکرٹری نے کیا۔ یہ ملاقات نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس روز دوسری اہم ملاقات انڈونیشیا کے وزیر مذاہب کے۔ ایچ۔ محمد ڈچلان سے ان کے دفتر میں ہوئی۔ یہ ملاقات ۴۰ منٹ تک جاری رہی۔ ان سے یہ ملاقات بہت ہی کامیاب رہی۔

اگلے روز یعنی ۲۲ اکتوبر کو ڈاکٹر محمد حسنی صاحب (جو کہ انڈونیشیا کے سابق نائب صدر ہیں) سے ملاقات ہوئی۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے ان کو قرآن کریم انگریزی تفسیر کی آخری جلد تحفۃً پیش کی جو انہوں نے بخوشی قبول کی۔ اور اس پر وہ ہماری جماعت کی پہلی شائع شدہ جلدیں بھی نکال کر لے آئے اور درخواست کی اس سیٹ میں جو تفاسیر کم ہیں وہ بھی مجھے دی جائیں۔ (وہ جلد ہی ان کو بذریعہ ڈاک بھیجی جا رہی ہیں) اور اس طرح یہ کامیاب ملاقات ختم ہوئی۔

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا انیسواں جلسہ سالانہ جکارتہ کے ایسٹورا سٹیڈیم میں ۲۱ اخاء کو منعقد ہوا (یہ جلسہ تین دن تک جاری رہا)۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ دعا کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہٗ سب سے پہلے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے پریذیڈنٹ مسٹر مودتو لوتے انڈونیشیا کے احمدی احباب کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خصوصی پیغام کا انڈونیشی زبان میں ترجمہ پڑھ کر سنایا جو حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے

موقعہ پر ارسال فرمایا تھا۔ (حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ پیغام صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے)

حضور ایدہ اللہ کے پیغام کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی تقریر ارشاد فرمائی جس میں احباب جماعت کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا ہمارا مقصد جسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے یہی ہے کہ ہم پورے کرۂ ارض کو ایک عظیم الشان روحانی انقلاب سے ہمکنار کریں۔ یہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم کا عملی نمونہ پیش نہ کریں۔ اس کے بغیر نہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور نہ دوسروں کو اسلام کی آغوش میں لانے کا باعث بن سکتے ہیں۔ آپ کی یہ پُر اثر تقریر ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ بعدہ اس کا مقامی زبان میں ترجمہ سنایا گیا۔

جلسہ گاہ کو بڑے بڑے قطعات سے جن پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات درج تھے آراستہ کیا گیا تھا۔ ملک کے مختلف حصوں سے دو ہزار احباب نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ سٹیڈیم سے باہر ایک تبلیغی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ نمائش دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی مساعی کی آئینہ دار تھی۔ اس میں اسلامی لٹریچر، تصاویر اور رپورٹس کے ذریعہ اسلام کی روز افزوں ترقی کو واضح کیا گیا۔ لوگوں نے اس نمائش میں بہت دلچسپی لی اور اس سے بہت متاثر ہوئے۔

جلسہ کے آخری دن جماعت کی طرف سے مکرم صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا۔ اس تقریب کی کارروائی کو محفوظ کرنے کے لئے T.A. کی ٹیم آئی ہوئی تھی۔ اس کے بعد یہ فلم دو مرتبہ ٹیلی ویژن پر "ہفتہ کی اہم تقریبات" کے تحت دکھائی گئی جس میں مکرم صاحبزادہ صاحب کی تصویر کے ساتھ آپ کی تقریر کا خلاصہ بیان کیا گیا کہ اسلام امن کا علمبردار ہے اور اس کا پیغام تمام عالم کے لئے بغیر تفریقِ ملک و ملت امن کا پیغام ہے۔ اس موقعہ پر ۱۶ افراد نے بیعت بھی کی۔ ٹیلی ویژن پر بیعت کا نظارہ بھی دکھایا گیا۔ اور اس طرح غیر معمولی طور پر سارے ملک میں احمدیت کے پیغام کی اشاعت ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم صاحبزادہ صاحب نے جلسہ سالانہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان بھی فرمایا۔ آپ کے اس اعلان کے نتیجہ میں فوری طور پر صرف جماعت جکارتہ کی طرف سے ہی قریباً ۵ لاکھ روپے کے وعدے ہوئے جو گزشتہ سال کے کل وعدوں سے بقدر ۲ لاکھ روپے زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مالوں میں بے انداز برکت عطا فرمائے۔ آمین

اس موقعہ پر مکرم صاحبزادہ صاحب نے جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریکات کی طرف توجہ دلائی کہ جماعت کے ہر فرد کو ان پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور آپ نے تفصیلاً ہر تحریک کا ذکر کیا۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق آپ نے بتایا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۱۹۶۵ء کے جلسہ سالانہ کے ایک اجلاس میں احباب کو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بے مثال کارناموں اور عظیم الشان اَن گنت احسانوں کی یادگار کے طور پر ۲۵ لاکھ روپے کا ایک فنڈ قائم کرنے اور اسکے لیئے بڑھ چڑھ کر رقوم پیش کرنے کی تحریک کی۔ اِسی جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس فنڈ سے فضل عمر فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جائے گا اور اس سے جو آمد پیدا ہو وہ غلبۂ اسلام کے ان عظیم الشان کارناموں کی تکمیل پر خرچ ہو گی جنہیں حضرت فضل عمرؓ نے جاری فرمایا۔

اسی طرح آپ نے حضور ایدہ اللہ کی تحریک تعلیم القرآن کا مقصد بیان فرمایا اور احباب کو توجہ دلائی کہ حضور کے ارشاد کے ماتحت کوئی احمدی بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جسے قرآن کریم نہ آتا ہو۔ نیز آپ نے وقف عارضی اور تسبیح و تحمید اور استغفار کی تحریکات کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور آپ نے بتایا کہ وقف عارضی کی مبارک تحریک بڑی ہی مفید اور مؤثر ہے۔ اس سے جماعت میں ایک نئی زندگی پیدا ہو گی اس لئے دوستوں کو اس کے مطابق کچھ ایام وقف کرنے چاہئیں۔ تسبیح و تحمید اور استغفار کی تحریک پر بھی تفصیلاً روشنی ڈالی۔

۲۴ اکتوبر کو مکرم صاحبزادہ صاحب کا ٹیلیویژن پر انٹرویو ہوا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جماعت انڈونیشیا کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ یہاں کسی کو ٹیلی ویژن پر آنے کا موقعہ ملا۔ یہ انٹرویو بہت ہی کامیاب رہا بلکہ جماعت کی تعلیمات اور غرض و غایت لوگوں کے سامنے آگئی۔ اس انٹرویو میں مکرم صاحبزادہ صاحب سے مندرجہ ذیل تین سوالات کئے گئے جن کے بڑے برجستہ جوابات آپ نے دیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ کیا آپ کا اِس ملک میں یہ پہلا دورہ ہے اور آپ کے اِس دورہ کا مقصد کیا ہے؟

۲۔ جماعت احمدیہ کے بانی کون ہیں اور جماعت احمدیہ کا کیا مقصد ہے؟

۳۔ جماعت احمدیہ کی غیر ممالک میں تبلیغی کارروائی پر آپ کچھ روشنی ڈالیں گے؟

۲۵ اکتوبر کو آپ جاکرتہ سے براستہ منیلا جاپان کے لئے روانہ ہوئے۔ جماعت کے بہت سے احباب ہوائی اڈہ پر الوداع کہنے کے لئے آئے تھے۔ الوداع کا یہ نظارہ عجیب کیفیت اپنے اندر رکھتا تھا جس کا بیان مشکل ہے۔ ہر فرد جماعت اِس دورہ سے خوش تھا اور وہ اپنی عقیدت اور جذبات کا اظہار کر رہا تھا۔

انڈونیشیا میں ہمارے قیام کے دوران ساری ہی جماعت نے نہایت محبت اور اخلاص کا اظہار کیا۔ جاکرتہ میں مکرم صاحبزادہ صاحب نے جاکرتہ مسجد "ہدایت" میں ایک اینٹ نصب فرمائی۔ یہ اینٹ مسجد مبارک قادیان کی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے انڈونیشیا بھجوائی گئی تھی۔ حضورؓ نے ازراہِ شفقت اس اینٹ پر دعا بھی فرمائی تھی۔ جماعت کی درخواست پر آپ نے اینٹ کو مسجد جاکرتا میں نصب فرمایا۔ اِس مبارک تقریب میں تمام مبلغین اور جماعت انڈونیشیا کے چیدہ چیدہ افراد شامل ہوئے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ مکرم صاحبزادہ صاحب کے

انڈونیشیا میں قیام کے دوران جاکرتا کے پولیس کمشنر اور ۲ فوجی اپنی وردیوں میں ملبوس ہر وقت اور ہر جگہ آپ کی حفاظت کے لئے ساتھ رہتے تھے۔ جاکرتا کے پولیس کمشنر مسٹر احمد راڈن سریاہامنیاما بڑے مخلص احمدی ہیں۔ ان فوجیوں میں بریگیڈیر اور کیپٹن کے رینک کے افسر بھی شامل تھے۔

انڈونیشیا کے بعد فلپائن ہوتے ہوئے ۲۷ اکتوبر کو جاپان پہنچے۔ جاپان کا ملک چار بڑے بڑے اور متعدد چھوٹے چھوٹے جزائر پر مشتمل ہے۔ اس ملک نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ یہاں کے لوگ بڑے ہی محنتی اور مصروف الاوقات ہیں۔ یہاں پر ہماری ایک مختصر سی جماعت ہے۔ جماعت کے احباب سے ملاقات ہوتی رہی۔ جاپان کے عوام اور خواص ہر قسم کے لوگوں سے ملاقاتیں کی گئیں اور ان سے ہر قسم کی معلومات اکٹھی کیں۔ جاپان کے لوگوں کی روحانی پیاس کوئی مذہب بھی نہیں بجھا سکا۔ یہاں پر ۶۰۰ مختلف فرقے ہیں۔ اسلام ہی ان کی اس تشنگی کو بجھا سکتا ہے

بدھ اور شنٹو مذہب اور ان کے کلچر کا مطالعہ کیا گیا۔ اس عرصہ میں ہر ممکن طریقہ سے اس ملک کے تمام حالات کا جائزہ لیا گیا تاکہ تبلیغی مشن کے قیام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سارا دورہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا اور مکرم صاحبزادہ صاحب مورخہ ۱۶ نومبر کو ساڑھے آٹھ بجے شب ربوہ واپس تشریف لائے۔ اہل ربوہ نے سرگودھا جانے والی سڑک پر لاریوں کے اڈہ کے قریب جمع ہو کر آپ کا پُرخلوص خیر مقدم کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس وسیع تبلیغی دورہ کے ان ممالک میں اشاعت اسلام اور اس کے روز افزوں استحکام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے تا اسلام کے وہاں بھی غالب آنے کے خدائی وعدے جلد سے جلد پورے ہوں۔ آمین +

پریذیڈنٹ صاحب جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا اور ان کے داماد اور لڑکی کا قبولِ احمدیت

راڈن ہدایت صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا جو ۱۹۵۴ء میں ربوہ اور قادیان کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں اور آپ پہلے شخص ہیں جو جاوا میں باقاعدہ طور پر اپنی بیوی کے ہمراہ ۱۹۳۱ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے ان کے داماد اور ان کی لڑکی (جو ابھی تک احمدیت میں داخل نہ تھے) کو بھی خدا تعالیٰ نے اس دورہ کے دوران احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشی۔

راڈن انور صاحب کی صاحبزادی اور ان کے داماد ہر دو قانون کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر چکے ہیں اور آپ کی صاحبزادی انڈونیشین یونیورسٹی میں قانون کی پروفیسر ہیں +

یہ جاپان ہے

(ایک پاکستانی کے قلم سے)

جاپان کا ملک مختلف جزیروں کا مجموعہ ہے جو کوریا کے جنوبی گوشے کے پاس سے شروع ہو کر پہلے مشرق کی طرف پھر شمال کی طرف نکل جاتے ہیں۔ زیادہ تر زمین چار بڑے جزیروں نے گھیر رکھی ہے جن میں ہونڈو (HONDO) سب سے بڑا جزیرہ ہے، پھر ہوکائڈو (HOKKIDO) کا نمبر آتا ہے۔ تیسرا جزیرہ کیوشو (KYUSHU) ہے جو جنوبی حصے میں واقع ہے اور چوتھا جزیرہ شکوکو (SHIKOKU) کے نام سے موسوم ہے جو کیوشو کے مشرق میں واقع ہے۔ ان جزائر کے علاوہ اور بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں جن کی تعداد ۴۲۰۰ کے قریب ہے۔

جاپان کے مندرجہ بالا چار بڑے جزائر پہلے صوبوں میں تقسیم تھے مگر آجکل یہ صوبے سرکاری طور پر تقسیم نہیں کئے جاتے۔ آجکل تمام ملک ۴۶ اضلاع میں تقسیم ہے۔

ابھی تک اِس امر کی تعیین نہیں ہو سکی کہ جاپان کے اصلی باشندے کس نسل سے تعلق رکھتے ہیں، کیونکہ ابھی تک اِس بارہ میں کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ آثارِ قدیمہ اور پُرانے انسانی ڈھانچوں کے مطالعہ سے اِس حد تک پتہ چلتا ہے کہ اِن لوگوں کا تعلق کوریا کے باشندوں سے تھا۔

سنہ ۳۶۰ء میں جاپان کی ایک ملکہ نے کوریا پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا۔ اس طرح کوریا کے ذریعہ جاپانیوں میں چینی تہذیب کا اثر و نفوذ ہوا اور پانچویں صدی عیسوی میں جاپان نے چین کے ساتھ براہِ راست تعلقات قائم کر لئے اور اسی زمانہ میں جاپانیوں نے اپنا رسم الخط چینی ہی کو اختیار کر لیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان کے سلسلہ میں یہ واقعہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ اہلِ یورپ اور اہلِ امریکہ نے جاپان کے ساتھ ربط و ضبط پیدا کرنے کی کوششیں ابتدا میں ہی شروع کر دی تھیں لیکن جاپانیوں نے خاصی دیر تک کسی قسم کا تعلق پیدا کرنے پر آمادگی ظاہر نہ کی اور وہ برابر بیرونی مداخلت کی مخالفت کرتے رہے۔

جاپان کی آب و ہوا

جاپان کو چاروں طرف سے سمندروں نے گھیر رکھا ہے اسلئے آب و ہوا عام طور پر مرطوب ہے۔ اس کے شمالی حصّے کی آب و ہوا جنوبی حصّے کے مقابلہ میں بہت سرد ہے۔ مغربی ساحل عام طور پر مشرقی ساحل کی نسبت گرم ہوتا ہے۔ گرمی کے موسم میں جنوبی جاپان مشرقی

مون سون ہواؤں کے زیرِ اثر ہوتا ہے جو اس حصہ میں خوب بارش برساتی ہیں۔ لیکن مغربی ساحل مقابلۃً خشک رہتا ہے، مغربی ساحل پر سردیوں کے موسم میں بارش ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان کا بیشتر حصہ پہاڑی ہے اور اس کی سطح کا دو تہائی حصہ جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ جاپان میں میدانی علاقہ کی کمی کی وجہ سے اس کی زمین کے ہر قابلِ کاشت حصہ پر کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔

صنعتی اعتبار سے جاپان ایشیائی ممالک میں سے سب سے آگے ہے۔ خاکسار کو ۲۷ اکتوبر سے ۱۲ نومبر ۱۹۶۸ء تک کا عرصہ جاپان میں گزارنے کا موقعہ ملا۔ جہاں میں نے جاپانی طرزِ زندگی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا۔

جاپان جانے سے پہلے دوسرے لوگوں کی طرح میں بھی اس خیال پر قائم تھا کہ مغربی ممالک صنعتی اعتبار سے ایشیائی ممالک سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ ہیں لیکن جاپان پہنچ کر وہاں کی صنعتی ترقی کو دیکھ کر یہ خیال بدلنا پڑا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جاپان نے صنعتی اعتبار سے جو ترقی کی ہے وہ کسی طرح بھی یورپ اور امریکہ کے ممالک سے کم نہیں۔ اس وقت جاپان صنعتی لحاظ سے دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک کا ہم پلّہ ہے۔ اس ضمن میں سب سے زیادہ حیران کن امر یہ ہے کہ صنعتوں کے قیام کے لئے جاپان کے پاس خام مال کی دولت نہ ہونے کے برابر ہے لیکن اس کے باوجود جاپانیوں نے اپنی محنت اور دیانت داری کے ذریعہ اپنی صنعت کو بامِ عروج پر پہنچا دیا ہے۔ اور اس طرح یہ نظریہ غلط ثابت کر دکھایا ہے کہ ایشیائی ممالک مغربی ممالک کے دوش بدوش نہیں چل سکتے۔ آج جاپان کے باشندے صنعتی میدان میں اپنی محنت، مشقت اور عزمِ مصمم کے بل بوتے پر یورپ اور امریکہ کے ممالک کو چیلنج دے رہے ہیں۔

جاپان کی صنعتی ترقی کی ایک مثال کا بیان دلچسپی سے خالی نہیں۔ مجھے جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو سے اوساکا جانے کا اتفاق ہوا۔ اوساکا جاپان کا بہت بڑا صنعتی اور تجارتی مرکز ہے۔ ٹوکیو اور اوساکا کا درمیانی فاصلہ چار سو میل ہے۔ چار سو میل کا یہ سفر میں نے جاپان کی تیز ترین ریل گاڑی کے ذریعہ کیا جو ایک سو ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہے۔ اس قدر تیز رفتار ٹرین میں سفر کرتے ہوئے یہ بالکل محسوس نہیں ہوتا کہ آپ ٹرین میں سفر کر رہے ہیں۔ اس کے اندر بیٹھے ہوئے کسی قسم کا جھٹکا محسوس نہیں ہوتا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے گھر میں ہی بیٹھا ہے۔ جملہ مسافر اپنے کمپارٹمنٹ میں نہایت ہی وقار اور سنجیدگی سے مطالعہ میں مصروف تھے۔ یہ تیز ترین ریل گاڑی صرف جاپان کی ایجاد ہے۔ اگرچہ اب امریکہ اور برطانیہ بھی ایسی جیٹ ٹرینیں تیار کرنے کی فکر میں ہیں مگر اولیت کا سہرا جاپان کے سر ہے۔ جاپانیوں کی ترقی کا راز ان کی محنت، مشقت، دیانت اور مسابقت کی رُوح میں پنہاں ہے۔ درحقیقت یہی وہ اعلیٰ اوصاف ہیں جنہیں اپنا کر کوئی قوم کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔

کچھ عرصہ ہوا مشہور عالمی رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ

میں جاپان کی ترقی کے متعلق ایک امریکن کا مضمون شائع ہوا تھا جس میں مضمون نگار نے جاپانیوں کی دیانتداری کی ایک نہایت ہی عمدہ مثال بیان کی تھی جو ہمارے ملک کے تاجروں اور صنعت کاروں کے لئے فکر کا سامان رکھتی ہے

مضمون نگار نے لکھا کہ میں نے جاپان میں کھلونوں کی دکان سے ایک کھلونا جو ریچھ کی شکل کا بنا ہوا تھا پسند کیا۔ جب میں نے اس کی قیمت کے متعلق دکاندار سے بات کی تو اُس نے جواب دیا کہ یہ کھلونا فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ امریکن مضمون نگار کہتا ہے کہ میں پھر اس ادارے کے پاس گیا جو بیرونی ممالک میں جانے والے سامان کو بھجوائے جانے سے پہلے اچھی طرح چیک کرتا ہے تو اُس ادارے کے نگرانِ اعلیٰ نے مجھے بتایا کہ اس میں بعض نقائص ہیں اس لئے اِس کھلونے کی فروخت کی اجازت نہیں۔ یہ جواب سُن کر امریکن کی حیرانی کی انتہا نہ رہی اس نے متعدد مرتبہ بڑے غور کے ساتھ کھلونے کو جانچا مگر اسے اس میں کوئی نقص نظر نہ آیا۔ آخر اس سے نہ رہا گیا اور اس نے کہا کہ مجھے تو اس میں کسی قسم کا نقص نظر نہیں آتا اس لئے آپ براہِ کرم اسے میرے پاس فروخت کر دینے کی اجازت دے دیں مگر انہوں نے اس کی فروخت کی اجازت دینے سے انکار کر دیا اور کہنے لگا کہ اس کھلونے میں جو ریچھ کی شکل ہے ریچھ کی شکل کو پورے طور پر نہیں ڈھالا گیا۔ اس کی دُم کی طرف دیکھئے اِس کی دُم میں اور اصلی ریچھ کی دُم میں نمایاں فرق آپ کو نظر آئے گا۔ انہوں نے کھلونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ دیکھئے اِس مقام پر جو کیل اُوپر کو نکلا ہوا ہے، اگر یہ کیل اِس کھلونے سے کھیلنے والے بچے کو لگ جائے تو اُس کے ہاتھ زخمی ہو جائیں۔ اور انہی نقائص کی وجہ سے اِس کھلونے کی فروخت ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔ امریکن کی نگاہ میں یہ نقائص بہت معمولی تھے مگر جاپانیوں نے اِس چیز کو گوارا نہ کیا کہ ناقص چیز بیرونِ ملک جا کر ملک کی بدنامی کا باعث بنے۔ اِس چھوٹے سے واقعہ سے جہاں جاپانیوں کی حُبّ الوطنی کے جذبہ پر روشنی پڑتی ہے وہاں اُن کی دیانت داری اور بنی نوع انسان سے ہمدردی کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلِ جاپان بہت ہی ملنسار اور خلیق ہیں۔ اُن کے خلیق ہونے کا اندازہ اِس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب اُن سے کوئی کام پڑ جائے اور آپ کو اُن کی زبان نہیں آتی اور نہ ہی وہ انگریزی جانتے ہیں مگر اُس وقت تک وہ آپ کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے جب تک آپ کا کام نہ کر دیں۔ ان کے وسیع اخلاق کو دیکھ کر آپ کبھی یہ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ یہ وہی قوم ہے جس کے ظلم و تشدد کے واقعات دوسری جنگِ عظیم کے بعد زبان زدِ عام تھے۔ مجھے خیال آیا کہ اس بارہ میں جاپانیوں سے پوچھنا تو چاہیئے کہ اِن واقعات میں صداقت کا پہلو کس حد تک ہے تو مجھے یہی جواب ملا کہ اگر ہماری قوم اتنی ہی ظالم و سفاک ہوتی جس قدر مشہور ہے تو اس کا مشاہدہ آپ کسی نہ کسی شکل میں ضرور محسوس کر لیتے مگر اس کے برعکس آپ نے یہ محسوس کیا ہو گا کہ مہمانوں کی خدمت اور ان سے خندہ پیشانی سے پیش آنا ہماری قومی روایات ہیں۔

جاپانی عورتوں کا لباس جسے "کی مونو" کہا جاتا ہے

نہایت ہی جاذبِ نظر اور باوقار لباس ہے۔ یہ لباس ہر طرح سے باوقار ہے۔ اس سے ان کے جسم کا تمام حصہ ڈھانپا ہوتا ہے۔ ہر آنے والے مہمان کو ارتشائی مائے" کہہ کر استقبال کرتی ہیں جس کے معنی خوش آمدید ہیں۔ اور ہیونارا (خدا حافظ) کے الفاظ سے اپنے مہمان کو الوداع کہتی ہیں۔ قیام جاپان کے دوران بار بار یہ الفاظ سُننے سے کان ان سے اچھی طرح آشنا ہو چکے تھے۔

ایک اور چیز جو جاپانیوں میں نمایاں نظر آئی وہ ان کی صفائی ہے۔ مجھے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی معیت میں ایک جاپانی گھرانے میں جانے کا موقعہ ملا، یہ چھوٹا سا خوبصورت اور صاف ستھرا گھر ایک ریٹائرڈ جاپانی پروفیسر کا تھا۔ پروفیسر موصوف چالیس سال قبل انگلستان اور دیگر یورپین ممالک کی سیر و سیاحت کر چکے تھے۔ ان کا محبوب مشغلہ نقاشی اور انگریزی لٹریچر کا مطالعہ ہے۔ انہوں نے اپنے گھر میں ایک نہایت عمدہ لائبریری قائم کر رکھی ہے جس میں فنِ نقاشی اور انگریزی لٹریچر پر نادر و نایاب کتب بڑے سلیقے سے رکھی ہوئی ہیں۔

پروفیسر موصوف نے اپنے چھوٹے سے صاف ستھرے اور خوبصورت گھر میں خندہ پیشانی سے ہمارا استقبال کیا۔ اپنی لائبریری دکھائی۔ جاپانی دستور کے مطابق ہمیں اپنے جوتے باہر اُتار کر کمرے کے اندر جانا پڑا۔ کمرے میں چٹائیوں کے فرش کے اُوپر گدیلے بچھے ہوئے تھے۔ ہم دوزانو بیٹھ گئے، مگر محترم صاحبزادہ صاحب نے کمر میں تکلیف کی وجہ سے زیادہ دیر تک دوزانو بیٹھنے سے معذرت کر دی اور کھڑے ہو گئے۔ اس پر معزز میزبان فوراً صاحبزادہ صاحب کے لئے کرسی لے آئے اور اصرار کے ساتھ آپ کو کرسی پر بٹھایا حالانکہ یہ اُن کی روایات کے خلاف تھا کہ عمر رسیدہ لوگ نیچے بیٹھیں اور دوسرے لوگ اُن سے بالا بیٹھیں مگر انہوں نے اپنے مہمان کے احترام کی خاطر اپنی روایات کے خلاف اس صورت کو گوارا کر لیا۔

جاپان میں مذہب

جاپان میں عیسائیت کا مشن بھی کام کر رہا ہے۔ ان کے ڈیڑھ ہزار کے قریب کلیسا قائم ہیں۔ امریکہ کے زیرِ اثر ہونے کی وجہ سے عیسائیت کی تبلیغی کوششیں بہت بڑھ چکی ہیں۔

عیسائیت نے اس ملک میں ۱۵۴۹ء سے اپنی تبلیغی کوششوں کا آغاز کیا۔ چنانچہ فرانسس زیویر (Francis Xavier) نامی مشہور عیسائی مناد اسی سال جاپان پہنچا۔ اس نے اپنے وہاں دو سالہ قیام کے دوران عیسائیت کی تبلیغ کی داغ بیل ڈالی لیکن اسے زیادہ کامیابی نہ ہوئی۔ مسیحی پادری چھوٹے چھوٹے اعتقادی معاملات میں بھی اختلاف کو گوارا نہ کرتے تھے، ان کے برعکس بدھ مت کے مذہبی پیشوا بڑی رواداری کا برتاؤ کرتے تھے۔ غرض عیسائیوں کی نارواداری کے باعث ان کے خلاف دشمنی پیدا ہو گئی اور عیسائیت کی اشاعت ممنوع قرار دے دی گئی اور فرانسس زیویر جاپان چھوڑنے پر مجبور ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان میں اسلام کا پیغام کب پہنچا؟ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ عین ممکن ہے کہ جب چین میں اسلام پھیلا تو چینیوں سے اہلِ جاپان نے بھی اسلام کا نام سُنا ہو۔ ۱۹۲۵ء میں مذہب اور تمدن کی اشاعت کے لئے ٹوکیو میں مسلمانوں کی انجمن اتحاد اسلامی قائم کی گئی تھی جو Islamic Union کے نام سے مشہور ہے۔ اس انجمن نے دس سال کے اندر ایک سکول اور پریس قائم کر لیا۔ جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں ایک مسجد اور قبرستان بھی بنا ڈالا۔ قرآن مجید کا ترجمہ بھی جاپانی زبان میں شائع کیا گیا۔ ۱۹۳۸ء میں "کوبے" میں ایک مسجد تعمیر کی گئی۔

ترک مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ایک زمانے میں اسلام کے متعلق ترکی زبان میں ایک رسالہ بھی نکلتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان کا مقامی مذہب "شنٹو" ہے۔ یہ مذہب زمانۂ قدیم سے جاپان میں رائج ہے۔ شنٹو مذہب ایسا مذہب ہے جس میں نہ تو کوئی مجموعہ تسلیم شدہ عقائد کا ہے اور نہ ہی کوئی اخلاقی ضابطہ ہے۔ SHINTO دراصل چینی لفظ ہے جو SHEN اور TAO سے مرکب ہے۔ ابتدائی چینی اچھی اور بُری رُوحوں پر ایمان رکھتے تھے اور اچھی رُوحوں کو SHEN کے نام سے موسوم کرتے تھے اور TAO سے مراد قدیم چینی فلاسفر Lao-Tzu کی تعلیمات ہیں، جس کے معنے ہیں "راستہ"۔ اس لحاظ سے "شنٹو" کے معنے ہوں گے "دیوتاؤں کا راستہ یا طریقہ"۔

شنٹو مذہب میں ابتداءً اسلاف پرستی بھی تھی اور یہ طریق جاپانیوں میں چین سے آیا۔ خدا کے لئے جاپانی لفظ "کامی" استعمال ہوتا ہے جس کے اصل معنی بالا اور برتر ہستی کے ہیں۔ یہ لفظ زمین اور آسمان کے دیوتاؤں کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔

شنٹو مذہب کی ایک عجیب خصوصیت دیگر مذاہب کے برخلاف یہ ہے کہ دیوتاؤں سے فائدہ حاصل کرنے کی امید میں اُن سے التجا کرنا مذہب میں شامل نہیں۔ قدیم شنٹو مذہب میں شامل رہنے کے لئے اتنا ہی ضروری تھا کہ فطرت کے پابند رہو اور حسنِ فطرت سے حظ اُٹھاؤ۔

مذہبی رسوم یہ تھیں کہ پاکیزگی پانی یا ہوا سے حاصل ہوتی ہے۔ موت اور خون ناپاک کرنے والی چیزیں ہیں اور چونکہ کامی (دیوتا) ہر چیز کو دیکھ سکتے تھے اس لئے حکم تھا کہ ہر شخص اپنے جسم اور روح کو دل کی تہہ تک صاف رکھے۔ شنٹو کا بھجن اس طرح ہے:-

"پاک ہو جیو آسمان۔ پاک ہو جیو
زمین۔ پاک ہو جیو باطن اور ظاہر
اور چھ جڑیں"

اس عبادت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ جاپان تمام چیزوں کی پاکیزگی کے کس حد تک خواہش مند تھے۔ چھ جڑوں سے مراد حواس خمسہ اور دل ہے جو متخیلہ کا مقام سمجھا جاتا ہے۔ تمام چیزوں کو صاف ستھرا رکھنے کی خواہش اب تک

جاپانیوں میں بڑی خصوصیت کے ساتھ موجود ہے اور بلاشبہ یہی وجہ ہے کہ وہ آجکل دنیا کی سب سے زیادہ صاف ستھری قوموں میں شمار ہوتے ہیں۔

شنٹو مذہب شہنشاہ پرستی ہے۔ کامی کی رضا شہنشاہ کی رضا ہے۔ یہی وہ احساس ہے جو ہر ایک جاپانی کے لوحِ دل پر نقش ہے۔

کنفیوشس کے پند و نصائح، بدھ مت کے عقائد، ان سب کے مخلوط ہو جانے سے ملا جلا طریق بن گیا ہے جو اس وقت جاپان میں جاری ہے۔ رسوم عامہ میں شنٹو مذہب کے قواعد برتے جاتے ہیں، مذہبی عقائد بدھ مت کے ہیں اور قوم کی اخلاقی زندگی تمام تر کنفیوشس کی تعلیم کی پابند ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہر جاپانی کی تربیت اور پرورش شنٹو ازم کے اصولوں پر ہوتی ہے مگر اس کا انجام بدھ مت کے اصولوں پر ہوتا ہے تو یہ بے جا نہ ہوگا۔ چنانچہ اپنے قیام جاپان کے دوران ہم نے یہ مشاہدہ کیا کہ بدھ مت کی اکثر عبادت گاہیں جاپانیوں کے جنازوں سے پُر تھیں جہاں بدھ مت کے عقائد کے مطابق ان کی آخری رسوم ادا کی جاتی تھیں۔ بدھ مت کی عبادتگاہوں میں مہاتما بدھ کے بڑے بڑے مجسمے آویزاں ہیں۔ بعض مندروں میں قد آدم مجسمے بھی دیکھنے میں آئے۔

دوسری جنگِ عظیم کے بعد جاپان میں مذہب کے متعلق تمام پرانے افسانے اب آہستہ آہستہ ختم ہو رہے ہیں۔ سینکڑوں فرقے پیدا ہو چکے ہیں جو کسی ایسے مذہب کی تلاش میں ہیں جو اُن کے دل کی تسکین کا سامان بہم پہنچا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اب شنٹو مذہب کی گرفت بھی دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے اور بدھ مت کا بھی وہ عروج جو پہلے تھا اب باقی نہیں رہا۔ عیسائیت چار صدیوں سے یہاں کام کر رہی ہے مگر اس کی کامیابی بھی آٹے میں نمک سے زیادہ نہیں۔ اس وقت اگر کوئی مذہب اہلِ جاپان کی تسکین کا موجب ہو سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف اسلام ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب مسعودی صاحب گورنر مغربی جاوا سے ملاقات

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ۱۹ اکتوبر کو شام کے چھ بجے جناب مسعودی صاحب گورنر جاوا سے گورنر ہاؤس میں ملاقات فرمائی۔ یہ ملاقات نہایت ہی خوشگوار ماحول میں ۵ ۱/۲ منٹ تک جاری رہی۔ مختلف امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے گورنر موصوف کو بتایا کہ ہماری جماعتیں مغربی جاوا میں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں اس لئے میں نے مناسب خیال کیا کہ آپ سے مل کر تبادلہ خیالات کروں۔

مسعودی صاحب نہایت ہی سادہ، خلیق اور ملنسار انسان ہیں۔ انہوں نے اپنی طرف سے جماعت کے ساتھ ہر قسم کے تعاون اور اخلاقی امداد کا یقین دلایا +

جماعتِ احمدیّہ کی ذمہ واریاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ نے انڈونیشیا کی احمدیہ جماعت کے سالانہ جلسہ میں "جماعت احمدیہ کی ذمہ واریاں" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اپنی تقریر کا آغاز یوں فرمایا:-

برادران - اس وقت میں آپ کی توجہ بعض ان ذمہ واریوں کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو ہم پر عائد ہوتی ہیں اور جن کے پورا کئے بغیر ہم اسلام اور احمدیت کے سچے خادم نہیں بن سکتے۔

ظاہر ہے کہ ذمہ واری کی نوعیت اور اہمیت اس مقصد کے پیش نظر ہی متعین کی جا سکتی ہے جس کا حاصل کرنا کسی کے مدنظر ہو۔ جس قدر مشکل الحصول مقصد ہوگا ذمہ واری بھی اسی قدر کٹھن اور اہم ہوگی اور اگر مقصد محدود نہیں بلکہ تمام دنیا پر محیط ہے تو ذمہ واری کا دائرہ بھی اسی نسبت سے وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے گا۔

ہماری ذمہ واریاں کیا ہیں؟ انہیں سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم پہلے اپنے مقاصد کا تجزیہ کریں اور یہ سمجھ لیں کہ ہمارے مقاصد کیا ہیں۔ ہمارے مقاصد وہی ہیں جو ہماری جماعت کے بانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد ہیں۔ یعنی دنیا میں وہ روحانی انقلاب پیدا کرنا جس کا اسلام تقاضا کرتا ہے۔ اور ایسے معاشرہ کو فروغ دینا جس کا قیام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء ہے یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ ہماری زندگی کا مقصد قوتِ ایمان پیدا کرنا اور زندگی اس طرح بسر کرنا ہے کہ اس میں تقویٰ اور پرہیزگاری کی حقیقی روح نمایاں رنگ میں نظر آئے۔ اور ایسا نمونہ پیش کرنا ہے جس کی کشش سے دنیا اسلام کی طرف کھنچی چلی آئے۔ حقیقت یہی ہے کہ عملی نمونہ کے بغیر محض اسلام کا نام اور اسکی تعلیمات کو پیش کرنے سے غیر قومیں اسلام قبول نہیں کرینگی اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے ایمان کو مضبوط کریں اور اپنی زندگیوں میں وہ عملی انقلاب پیدا کریں جسے پیدا کرنا ہمارا فرض ہے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض حضورؑ کے اپنے الفاظ میں بیان فرمائی جو یہ ہے "میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں" اور حضورؑ نے یہ بھی فرمایا کہ "مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا"

اس کے متعلق محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا "اس میں ہمارے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے آسمان زمین سے نزدیک ہو جانے کے یہی معنی ہیں کہ پھر انسانوں کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو جائے گا اور دنیا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ اور عملی نمونہ سے ایک ایسا معاشرہ جنم لے گا جس کی بنیاد ایمان اور تقویٰ پر استوار ہو گی انشاء اللہ۔ اِس مادی دَور میں جب کہ الحاد اور زندقہ کا عروج ہے اور مغربی تہذیب و ثقافت اپنی سیاسی عظمت اور اقتصادی برتری کے بَل پر دنیا کو مسخر کئے ہوئے ہیں یہ کہنا بہت ہی عجیب معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ دَور کا وہ انسان جو مادیت کے نشہ میں سرشار ہے اسباب پرستی کو چھوڑ کر پھر سے حق پرست بن جائے گا اور روحانی امور جو آجکل کے انسان کے نزدیک قصہ کہانیوں سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے اس کے لئے ایک زندہ حقیقت بن جائینگے یہاں تک کہ اس کی عملی زندگی کے محرکات بھی انہیں تصورات سے پھوٹیں گے۔ لیکن یہ تصور کتنا ہی عجیب اور بعید از قیاس کیوں نہ ہو آخر یہی ہو کر رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار یہ خبر دی ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپؑ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ یہ اٹل تقدیر ہے اور ہو کر رہے گی۔"

محترم صاحبزادہ صاحب نے اس سلسلہ میں حضرت اقدسؑ کی اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا جو الہاماً حضورؑ کو دی گئی تھی اور جس کے الفاظ یہ ہیں "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا:-

اے بھائیو اور بہنو! اسلام کو زندہ کرنے کے لئے صرف ہماری خواہش کافی نہیں بلکہ ضرورت ہے کہ ہم اس مقصد کے لئے محنت اور جانفشانی سے اپنے جگر خون کر لیں اور اس کے لئے اپنے سب آراموں کو ترک کر کے اپنے اُوپر موت وارد کر لیں۔

وہ موت کیا ہے؟ وہ موت اس تبدیلی کا نام ہے جو ہمیں اپنی زندگیوں میں پیدا کرنی لازمی ہے۔ اگر ہم دوسرے لوگوں میں قوتِ ایمان پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ خدا ترس بن جائیں اور اسلامی شریعت کے مطابق زندگی بسر کریں تو ظاہر ہے کہ سب سے پہلے یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے اپنا پیوند جوڑیں اور ہماری زندگی اسلامی شریعت کا نمونہ ہو۔ پس ہمارا اصل مقصد اپنی زندگیوں میں وہ روحانی انقلاب پیدا کرنا ہے جس کا اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے۔ اور ان روحانی، اخلاقی، تمدنی اقدار کو اپنے معاشرہ میں فروغ دینا ہے جس کے قیام کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پھر ہمارے زمانہ میں آپؐ کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ وہ روحانی اخلاقی اور تمدنی اقدار کیا ہیں جن کا اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے اور جن کو اپنانے کے بعد ہم دنیا میں روحانی

انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ اس ضمن میں سب سے اوّل
تو خدا تعالیٰ پر ایمان کی حالت ہے محض ورثہ کا رسمی
ایمان کچھ چیز نہیں۔ ایسا ایمان جس میں زبان پر خدا
کا نام ہو اور دل اس کی یاد سے خالی ہو بے حقیقت
ایمان ہے۔ ایمان سے مراد وہ زندہ اور حقیقی ایمان
ہے جس میں انسان کے لئے خدا تعالیٰ کی ہستی ایسی ہی
محسوس و مشہود ہو جاتی ہے جیسی مثلاً سورج چاند
اور زمین کی ہستی اس کے لئے یقینی ہے۔ اور وہ
آگ میں ڈالا جا کر خاک ہو جانا پسند کرتا ہے مگر ایمان
کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے
نہایت ہی مخلص صحابی حضرت صاحبزادہ سید
عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ جو افغانستان
کے مقبول عام عالم تھے۔ ان کی مقبولیت کا یہ عالم
تھا کہ والیٔ افغانستان امیر حبیب اللہ خان کی رسم
تاجپوشی آپ نے ہی ادا کی تھی۔ جب آپ پر حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت واضح ہو گئی تو آپ
نے ہر قسم کی مخالفت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی۔ احمدیت کے
قبول کرنے کی پاداش میں آپ کو قید کر لیا گیا اور طرح
طرح کی اذیتیں دی گئیں یہاں تک کہ آپ کو سنگسار
کرنے کا حکم دیا گیا مگر آپ کے پائے ثبات میں
ذرا بھی لغزش نہ آئی۔ آخر سنگسار کرنے کے لئے
آپ کا نصف دھڑ زمین میں گاڑ دیا گیا۔ اس موقعہ پر
والیٔ افغانستان نے آپ کے پاس جا کر آپ کو
بڑے بڑے لالچ دے کر احمدیت سے برگشتہ کرنے
کی کوشش کی مگر آپ کے ایمان کا یہ عالم تھا کہ موت
کو سامنے دیکھتے ہوئے بھی یہی کہا کہ میں نے جس کو
سچا سمجھ کر مانا ہے، میں اس کی تکذیب نہیں کر سکتا۔
آپ کو پتھر مار مار کر شہید کر دیا گیا لیکن آپ نے ایمان
کا دامن نہ چھوڑا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ پر ایمان جب ایسی زندہ حقیقت
بن جاتی ہے تو انسان کی عملی زندگی کو یکسر بدل کر رکھ
دیتی ہے اور اس میں نیکیوں کے اختیار کرنے اور
بدیوں سے دُور رہنے کی بے پناہ قوت پیدا کر دیتی
ہے۔ عرب کے بدوؤں اور اُمّیوں کی زندگی میں جو
انقلاب رونما ہوا کہ جاہل اور اجڈ لوگ دنیا بھر کے
معلّم اور استاد بن گئے وہ بھی اسی ایمانی قوت کا کرشمہ
تھا۔ صحابہؓ کی زندگی میں ہمیں ایمانی قوت کے بڑے بڑے
عظیم الشان مظاہرے نظر آتے ہیں۔ یہ واقعہ کتنا عجیب
ہے کہ پانچ وقت شراب پینے والے لوگوں نے خدا تعالیٰ
کی خوشنودی کے لئے شراب ترک کر دی۔ احادیث میں
لکھا ہے کہ مدینہ کے ایک گھر میں شراب کی مجلس گرم تھی
اور صحابہ خُم پر خُم لُنڈھا رہے تھے کہ باہر گلی میں آواز
بلند ہوئی کہ خدا تعالیٰ نے شراب حرام کر دی ہے۔ یہ
فقرہ سُننا تھا کہ صحابہؓ نے شراب کے بھرے ہوئے مشکے
توڑ دیئے یہاں تک کہ شراب مدینہ کی گلیوں میں بہہ نکلی۔
یہ قوت ایمان کی قوت ہی تھی جس نے شراب جیسی لعنت
سے چھٹکارا دلایا۔ اگر قوتِ ایمان زندہ ہو تو انسان سب کچھ
کر سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ہمیں اپنے نفسوں کو ٹٹولنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات پر ہمارے ایمان کی کیا کیفیت ہے اور اس درجہ ایمان پیدا کرنا چاہیئے کہ جس کے بعد ہماری اصلاح اور ہمارے معاشرے کی اصلاح ہمارے لئے بالکل آسان بن جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات ہمارے لئے اِس میدان میں مشعلِ راہ ہیں۔ ہمیں اپنی ایمانی کیفیت کا جائزہ حضور کے ارشادات کے آئینہ میں لینا چاہیئے۔ حضور علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں ایمان یہ ہے کہ ہم میں اور خدا تعالیٰ میں کوئی جدائی باقی نہ رہے۔ ہماری مرضی اس کی مرضی اور ہماری خواہشیں اسکی خواہشیں ہو جائیں اور ہمارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر ہی پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ چنانچہ بیعت کرنیوالوں کو تلقین کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں:-

"وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔

——— یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اسی کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و صفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور عزیزوں پر اسے مقدم نہیں رکھتی مگر تم اسکو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اُس میں کچھ جُدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چُھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں سے ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاو قدر پر ناراضی نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۵ تا ۱۸ چھوٹی تقطیع)

محترم صاحبزادہ صاحب نے انڈونیشیا کی جماعت کے ہر فرد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کو اس لعلِ تاباں کے حصول کی خواہش نہیں
اور آج کا مادیت زدہ انسان دنیا پرستی کی آگ میں جل
رہا ہے۔ پس ہمارے لئے موقع ہے کہ ہم کوشش
کر کے اس میدان میں سب سے آگے نکل جائیں اور اس
دولت کو حاصل کریں اگرچہ جان دینے سے ملے۔ ظاہر
ہے اس دولت کو وہی حاصل کر سکتا ہے جو اس
کے لئے دنیا سے مُنہ موڑے اور سچے دل سے اور
پورے صدق اور سرگرمی سے اس کا دوست بننے کی
کوشش کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ
کی ہستی کے متعلق کس قدر وثوق سے فرماتے ہیں:۔

"دیکھو میں بہت خوشی سے خبر
دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت
موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق
ہے لیکن وہ اس شخص کو چُن لیتا ہے
جو اس کو چُنتا ہے، وہ اس کے پاس
آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے،
جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اسکو
عزت دیتا ہے۔ تم اپنے دلوں
کو سیدھے کر کے اور زبانوں
اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے
اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول
کرے گا۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے،
ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں
ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک
خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت
لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے
سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے
لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے
سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس
چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں
سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ
ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں
اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں
بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں
میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا
لوگ سُن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج
کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان
کھُلیں۔" (کشتی نوح)

پس ہمیں خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقینی ایمان
پیدا کرنا چاہیئے۔ لیکن یقینی ایمان پیدا نہیں ہو سکتا
جب تک ہم ان ذرائع کو اختیار نہ کریں جو اس کے لئے
مقرر ہیں۔ ان میں سے ایک ذریعہ تو قرآن شریف کی
تلاوت اور اس کے معنی و مطالب پر غور و فکر ہے۔ روحانی
امور کی سب صداقتیں قرآن شریف نے ہی بیان کی ہیں،
اور قرآن شریف ہی سب برکتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔
جن اعمال کو بجا لانا ہم پر فرض ہے اور جن سے بچنا ہم
پر لازم ہے ان کا حقیقی اور کامل علم قرآن شریف سے
ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ پس ضروری یہ ہے کہ ہم نہ صرف

خود علم قرآن حاصل کریں بلکہ اپنے بیوی بچوں اور دوستوں کے دامن بھی اس نعمت سے بھر دیں۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعہ جو تبدیلیاں ہم اپنے اندر پیدا کر سکتے ہیں ان کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی انقلاب کا دوسرا حصہ ہمارے وہ اخلاق ہیں جو دوسرے لوگوں سے میل جول میں ظاہر ہوتے ہیں جنہیں ہم تمدنی اخلاق کہہ سکتے۔ ان اخلاق کی بنیاد خیر خواہی اور ہمدردی پر ہونی چاہیئے محبت اور احسان کے ذریعہ ہی دوسروں کا دل جیتا جا سکتا ہے اس کے بغیر ہرگز نہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے اس میدان میں ایسا نمونہ دکھایا ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ صحابہؓ ایک دوسرے پر جان نثار کرتے تھے اور اپنے بھائیوں کی بہتری کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے پر بھی تیار رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اسلامی معاشرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا اور اس میں نئی نئی قومیں اور نئے نئے لوگ داخل ہوتے چلے گئے۔ سچی بات یہی ہے کہ تبلیغ کے میدان میں حسن اخلاق سے بڑھکر کوئی اور ذریعہ مؤثر نہیں۔

آپ نے مندرجہ ذیل دعائیہ الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا:۔

آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قلوب کو پاک کر دے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ہمارے دل اپنی طرف پھیر لے کہ ہم اس سے پختہ تعلق جوڑ لیں اور اس کی رضا کی راہوں پر چلنے لگیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے بندوں کے ساتھ محبت، مروت اور حسن سلوک سے پیش آئیں۔ وہ ہمیں تقویٰ اور طہارت کے اعلیٰ درجہ پر قائم کر دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے بنیں۔ وہ ہمیں اپنی برگزیدہ قوم بنائے جس کے حسن اخلاق اور حسن عمل سے دوسری قومیں اسلام اور احمدیت کی طرف کھنچی چلی آئیں اور اسلام کے غلبہ کی پیشگوئی کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ لیں کہ سب لوگ اسلام میں داخل ہو کر بھائیوں کی طرح رہنے لگیں اور خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائیں۔

اہلیہ صاحبہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرتولو کا قبول احمدیت

یہ خاتون دس سال تک زیر تبلیغ رہی ہیں لیکن تعصب کی وجہ سے ابتک احمدیت کے نور سے منور نہ ہو سکیں اور اس عرصہ میں اپنے خاوند کی جماعتی مصروفیات میں بھی روک کا باعث بنتی رہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے دوسرے دورہ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ مسٹر مرتولو صاحب سے ان کے بارہ میں استفسار فرمایا۔ جس پر انہوں نے بتایا کہ ابھی تک وہ اپنی بات پر اڑی ہوئی ہیں۔ اس پر محترم میاں صاحب نے فرمایا کہ آپ بھی دعا کریں اور میں بھی دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ انہیں میرے دورہ کے اختتام سے قبل ہی احمدیت قبول کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ چنانچہ ۲۲ اکتوبر کو مکرم صاحبزادہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس معزز خاتون نے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل کر لیا۔

کلام الامام امام الکلام

دعوتِ حق

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آ رہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

باغ میں ملت کے ہے کوئی گُلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

ہر طرف ہر ملک میں ہے بُت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انساں پرستی کو کوئی عزّ و وقار

آسماں سے ہے چلی توحیدِ خالق کی ہوا
دل ہمارے ساتھ ہیں گو مُنہ کریں بک بک ہزار

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِیْحُ جَاءَ الْمَسِیْحُ

نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

نعتِ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(جناب ثاقب زیروی)

جو سرورِ کونینؐ سے منسوب نہ ہوگا
وہ خالقِ کونین کا محبوب نہ ہوگا

بے داریٔ احساس کی دولت نہ ملے گی
اس راہ میں جب تک کوئی مجذوب نہ ہوگا

افکار میں رچ جائیں جو انوارِ محمدؐ
جو کام بھی ہوگا کبھی ناخوب نہ ہوگا

ایمان کی توفیق عطا ہو تو کرم ہے
کچھ اور مری روح کو مطلوب نہ ہوگا

میں اُنؐ کا ہوں اُن کیلئے بیتاب ہوں ہر دم
ہر درد مرے نام سے منسوب نہ ہوگا

انسان کے زخموں کا لہو جس میں نہیں ہے
وہ اشک مری آنکھ کو مرغوب نہ ہوگا

سرکارِؐ مدینہ سے جسے عشق ہے ثاقب
وہ دل غمِ حالات سے مرعوب نہ ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معراجِ نظر

یہ کم نگہی بھی مری معراجِ نظر ہے
نظّارگیٔ حُسن بانداز دِگر ہے

منزل یہ بھی ہوتا نہیں آسودۂ منزل
پابندِ سلاسل ہی تو پابندِ سفر ہے

تسبیح کے دانوں کی طرح ان کو پرو لو
ہر قطرۂ خونِ دلِ عُشّاق گہر ہے

ظلمات کے سینے میں دھڑکتا ہے جو شب بھر
واللہ کہ یہ تو دلِ انوارِ سحر ہے

ہر آگ ہے گلزار ہر اک شخص براہیم
ہر دل میں ہے سوزش تو ہر اک آنکھ بھی تر ہے

بھٹکا ہوں ہر اک راہ میں یہ سوچ سمجھ کر
شاید کہ یہی راہ تری راہگذر ہے

محبوس ہے گنبد کی فضاؤں میں ہر اک بات
ہر بات پہ دیوار سے ٹکر کا اثر ہے

ٹوٹے ہوئے تاروں کو نہ پلکوں پہ سجاؤ
آنکھوں میں ابھی اشک فشانی کا اثر ہے

اِک تُو ہی نسیم اپنی جگہ بیٹھ رہا ہے
ہر چیز ہر اک حال میں سرگرمِ سفر ہے

نسیم سیفی

ثنا خوانِ رسولِ عربیؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم چوہدری شبّیر احمد صاحب بی۔اے)

اے مسیحا اے ثنا خوانِ رسولِ عربیؐ
تجھ سے ظاہر ہوئی پھر شانِ رسولِ عربیؐ

صدقِ دل سے تُو ہُوا عاشقِ محبوبِ خدا
ہاتھ میں تیرے ہے دامانِ رسولِ عربیؐ

کیوں نہ قربان ہمارے دل و جاں ہوں تجھ پر
تیرا ہر ذرّہ ہے قربانِ رسولِ عربیؐ

تُو نے ہر طالبِ اعجاز کو دعوت دی ہے
آئیے دیکھئے قرآنِ رسولِ عربیؐ

پھر ثریّا سے تُو لے آیا ہے قرآن مجید
تُو ہی لاریب ہے سلمانِ رسولِ عربیؐ

کارواں منزلِ مقصود کی جانب ہے رواں
اس میں ہے تُو ہی حدی خوانِ رسولِ عربیؐ

منتظر ہے ترا شبّیر غلاموں کا غلام
ڈھانپ لے اِس کو بھی دامانِ رسولِ عربیؐ

انڈونیشیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کا ایک ہمدرد دوست ملک

(مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد)

بیس لاکھ مربع میل میں پھیلے ہوئے کم و بیش تین ہزار جزیروں پر مشتمل سرسبز و شاداب لہلہاتے کھیتوں اور معدنی ذخائر سے معمور ملک انڈونیشیا اسلام کے ابتدائی دور میں ہی نورِ اسلام سے منور ہو گیا تھا۔ اغلب ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے زمانہ میں ہی مسلمان تاجران ممالک میں پہنچے اور یہاں کے قدیم ہندو، بدھ باشندوں میں سے سعید رُوحیں اسلام کی فطری تعلیم اور روحانی کشش کی وجہ سے حلقہ بگوشِ اسلام ہونے لگیں۔ ان ابتدائی مبلغین کی نیکی اور روحانیت اس درجہ مؤثر تھی کہ اس ملک کے قدیم باشندے اپنے آبائی مذاہب کو ترک کر کے اسلام قبول کرنے پر مجبور ہو گئے۔

انڈونیشیا کے اہم جزائر ــــ جاوا۔ سماٹرا۔ بورنیو۔ نیوگنی وغیرہ ہیں۔ ان جزائر میں ۲۵۰ مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ملایا کی زبان ملایا کے علاوہ دوسرے جزائر میں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے اسی وجہ سے اس زبان کو انڈونیشی زبان کے نام سے موسوم کر کے ملک بھر میں رائج کر دیا گیا ہے۔ تمام کالجوں میں جملہ مضامین اسی زبان میں پڑھائے جاتے ہیں کسی اور زبان میں پڑھانا قانوناً ممنوع ہے۔

اس ملک کی آبادی دس کروڑ سے زیادہ ہے جن میں ۹۵ ٪ مسلمان ہیں باقی دوسرے مذاہب کے پیرو ہیں۔ ابتدائی مبلغین میں سے حضرت شیخ عبداللہ عارف۔ حضرت شیخ برہان الدین۔ حضرت جہان شاہ۔ حضرت شیخ اسماعیل۔ حضرت مولانا ملک ابراہیم بہت مشہور ہیں۔ ان بزرگوں نے اپنے پاک نمونوں سے وہاں کے باشندوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ انہوں نے مختلف مقامات پر مساجد بنائیں اور اسلامی تعلیم کو عام کرنا شروع کیا۔ ان مشہور مبلغوں کے علاوہ

مولانا ابراہیم۔ داون رحمت۔ مخدوم ابراہیم۔ داون پاکر۔ فتح اللہ سونان قدس۔ سونان موریا۔ سونان درجات۔ سونا کالی جاگا۔

اپنی بزرگی اور روحانی عظمت کی وجہ سے ملک بھر میں بڑی محبت اور عقیدت سے یاد کئے جاتے ہیں۔

یہ جزائر گرم مصالحوں کی تجارت کیلئے شہرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھتے ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ انڈونیشیا کا باقی دنیا بالخصوص یورپ سے تعارف ہی تجارت کی وجہ سے ہوا۔ ابتداءً پرتگالی تاجروں نے یہاں سے گرم مصالحے لیجانے کا کاروبار شروع کیا۔ پھر ہسپانوی اور ولندیزی تاجروں کے ذریعہ ہی یہاں ہالینڈ کی حکومت قائم ہوئی اور کم و بیش تین سو سال تک یہ ملک ولندیزیوں کے زیر نگیں رہا۔ یہ امر پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مسلمان بھی ان جزائر کی طرف ابتداءً تجارت کی غرض سے ہی آئے تھے اور ابتدائی مسلمان ہونے والوں میں بعض جزائر کے حاکم بھی شامل تھے جو خود بھی پُرجوش مبلغ ثابت ہوئے اور ان کی وجہ سے ان جزائر میں اسلام بڑی سرعت سے پھیلتا چلا گیا۔ اور یہ بڑی واضح حقیقت ہے کہ مختلف زبانوں، مختلف رسوم و رواج اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے یہ جزائر صرف اپنے مذہبی رشتہ یعنی اسلام کی برکت سے ہی باہم متحد ہیں۔ ولندیزیوں کے بعد جنگِ عظیم ثانی کے دنوں میں یہاں جاپان کی حکومت قائم ہوئی تاہم اس سے قبل قومی آزادی کی جدوجہد شروع ہو چکی تھی۔ یہ کوشش جاپانی عہدِ حکومت میں اپنے عروج کو پہنچ گئی اور جاپانیوں کی شکست کے ساتھ ہی اس ملک میں آزادی کا اعلان کر دیا گیا۔ مکمل آزادی ۱۹۴۹ء میں حاصل ہوئی۔ اس ملک کا پہلا صدر سوئیکارنو تھا جس نے جنگ آزادی میں اپنی قوم کی رہنمائی کی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عظیم اسلامی سلطنت میں اشاعتِ تعلیم اسلام کی غرض سے ۱۹۲۵ء میں مشن جاری فرمایا۔ اس ملک میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے اس دور میں حضرت مولوی رحمت علی صاحب کو اوّلین کامیاب و کامران مبلغ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے اس ملک میں انتہائی محنت، توجہ اور اخلاص سے تعلیم اسلام کو عام کرنے کا جہاد شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مساعی کو بارآور کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی۔ جاکرتا، بوگور اور گاروت کی مضبوط جماعتیں قائم ہو گئیں۔

انڈونیشیا کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ ابتداء میں وہاں سے متعدد طالب علم دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مرکز میں آئے اور فارغ التحصیل ہو کر اپنے ملک میں دینی تعلیم کو عام کرنے اور اپنے ملک کی علمی خدمت سرانجام دینے میں مصروف ہیں۔

اس مشن کو اشاعت کے میدان میں بھی نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ قرآن مجید کا ترجمہ انڈونیشین زبان میں مکمل ہو چکا ہے۔ پاڈانگ سے "اسلام"۔ جاکرتا سے "سنار الاسلام" اور یوروگرتو سے "صراط مستقیم" نامی رسالے جاری رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی متعدد کتب کا ترجمہ انڈونیشین زبان میں ہو چکا ہے۔ اسی طرح مختلف علمی مسائل پر حضرت مولوی رحمت علی صاحب مرحوم اور مکرم مولوی محمد صادق صاحب کی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ مختلف مسائل کے متعلق اسلامی تعلیم کو واضح کرنے کے لئے لاکھوں کی تعداد میں ٹریکٹ شائع ہو کر ملک بھر میں پھیلائے گئے ہیں۔ تبلیغی و تعلیمی تصنیفات اپنی علمی و ادبی حیثیت کی وجہ سے اہلِ علم [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلّغین کرام — انڈونیشیا

(ذیل میں اُن مبلّغین کرام کے نام درج کئے جاتے ہیں جو انڈونیشیا میں کسی وقت کام کر چکے ہیں یا اب کر رہے ہیں)

مکرم مولوی رحمت علی صاحب مرحوم

مکرم مولوی محمد صادق صاحب

مکرم ملک عزیز احمد صاحب

مکرم مولوی عبدالواحد صاحب

مکرم سیّد شاہ محمد صاحب

مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری

مکرم مولوی امام الدین صاحب

مکرم میاں عبدالحی صاحب

مکرم مولوی محمد زہدی صاحب

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب

مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب

مکرم مولوی احمد نورالدین صاحب

مکرم مولوی ذینی دحلان صاحب

مکرم مولوی حاجی محمود صاحب

مکرم مولوی محمد ایوب صاحب

مکرم مولوی محمد یقین صاحب

مکرم منصور احمد صاحب

مکرم محی الدین شاہ صاحب

مکرم صالح الشیبی صاحب

مکرم اڈن انور صاحب — مکرم سلیمان عباس صاحب

مکتبہ الفرقان کی مفید کتابیں

(۱) تفہیماتِ ربّانیہ۔ احمدیت کے خلاف جملہ اہم اعتراضات کے مسکت جوابات کا مجموعہ صفحات ۸۲۵ —

قیمت مجلد سفید کاغذ -/۱۱ روپے

" اخباری کاغذ -/۸ روپے

(۲) القول المبین۔ اس میں مودودی صاحب کی کتاب ختم نبوت کا مفصل جواب ہے۔ قیمت مجلد ۲½ روپیہ۔

(۳) مباحثہ مصر۔ مصر کے عیسائی پادریوں سے سیر حاصل بحث۔ اردو ۶۲ پیسے۔ انگریزی ۱/۲۵

(۴) اسلام پر ایک نظر۔ ایک مسیحی مستشرق کا مقالہ۔ اردو ۶۲ پیسے۔

(۵) تحریری مناظرہ۔ پادری عبدالحق صاحب سے الوہیتِ مسیحؑ پر مناظرہ۔

قیمت۔ ۱/۵۰

(۶) حضرت ابراہیمؑ کا اسلوب بیان۔

قیمت۔ ۱۹ پیسے

(۷) حضرت مسیح از روئے اناجیل صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ ۲۵ پیسے

(۸) بہائی شریعت پر تبصرہ۔ قیمت ۵۰ر۱ روپیہ

(۹) نبراس المومنین۔ سو احادیث نبویہ کا ترجمہ و تشریح۔ قیمت ۲۷ پیسے

نوٹ۔ ماہنامہ الفرقان کے خاص نمبر بھی مکتبہ سے مل سکتے ہیں۔

(مینجر الفرقان۔ ربوہ)

اور یہ ہے سنگاپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب ایم۔ اے)

جزیرہ سنگاپور میں احمدیہ جماعت بفضلہ تعالیٰ ۱۹۳۷ء میں مکرم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم کے ذریعہ قائم ہوئی۔ چونکہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید سنگاپور اور مشرق بعید کے دیگر ممالک کا کامیاب تبلیغی سروے کرکے حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں اس لئے قارئین تحریک جدید کی دلچسپی کے لئے سنگاپور کے ملکی حالات مختصر طور پر پیش کئے جاتے ہیں۔

سنگاپور دنیا کی ایک عظیم بندرگاہ اور مشرق بعید کی اہم ترین شاہراہ اور تجارتی مرکز ہے۔ یہ جزیرہ نمائے ملایا کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔ اس کی آبادی کم و بیش بیس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ سنگاپور کے لوگ نہایت خوشحال ہیں بلکہ کہا جاتا ہے کہ یہ جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک میں سب سے زیادہ متمول ملک ہے۔ یہاں کے لوگوں کی فی کس سالانہ آمدنی تقریباً ۵۰۰ سنگاپوری ڈالر ہے۔

اگر سنگاپور کے علاوہ اس کے ارد گرد کے تیس چالیس چھوٹے چھوٹے جزیروں کو بھی شامل کر لیا جائے تو اس کا کل رقبہ ۲۴۵۰۰ مربع میل سے بھی زائد ہو جاتا ہے۔ سنگاپور کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ بارش بکثرت اور سارا سال ہوتی ہے۔ یہاں پر کوئی ایسا موسم نہیں جسے خشک یا تر کہا جا سکے۔ سالانہ بارش کی اوسط ۹۵ انچ ہے۔ سنگاپور دنیا کا واحد شہر ہے جسے نو لی یا سمندری علاقہ کو ترقی دے کر تعمیر کیا گیا ہے۔ چونکہ یہاں اچھے پانی کی قلت ہے اس لئے سارے جزیرہ کے استعمال کے لئے پانی ملایا سے بذریعہ پائپ لایا جاتا ہے۔

سنگاپور جنوب مشرقی ایشیا کی ایسی اہم بندرگاہ اور تجارتی منڈی ہے کہ سینکڑوں جہاز یہاں ہر وقت کھڑے رہتے ہیں اور اس کی بندرگاہ کو دنیا بھر کی ۸۰ جہاز ران کمپنیاں استعمال کرتی ہیں۔ بندرگاہ ہونے کے علاوہ دنیا کے اہم ممالک کو تیل کی سپلائی اور تقسیم کا ایک زبردست مرکز بھی ہے۔ فری پورٹ اور خوبصورت متمول و عیاش شہر ہونے کی وجہ سے یہاں پر دنیا بھر کے سیاحوں کی گہما گہمی رہتی ہے اور یہی امر اس کی تجارتی منڈی کے فروغ کا موجب بھی ہے۔

جب انگریز گورنر سر اسٹام فورڈ ریفلز نے ۱۸۱۹ء میں یہ جزیرہ ایک نوکل سلطان سے خریدا تھا تو اس میں صرف ۱۵۰ نفوس آباد تھے کیونکہ شیروں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دیگر جنگلی درندوں کی کثرت کی وجہ سے لوگ مستقل طور پر رہائش رکھنے سے خوف کھاتے تھے۔ شیروں کی کثرت کی وجہ سے ہی اس جزیرہ کا نام سنگاپور مشہور ہوا یعنی شیروں کی جگہ۔

یہاں کی آبادی کا تقریباً ۷۸ فی صدی حصہ چینی لوگوں کا ہے۔ تقریباً ابتدا سے ہی یہ چینیوں کا شہر رہا ہے۔ جب برطانیہ نے سنگاپور کو ترقی دی تو چینی تاجر جنوبی چین سے آکر یہاں آباد ہونے لگے اور ۱۸۸۰ء سے ۱۹۳۰ء تک یہ ہجرت جاری رہی۔ چینیوں کے علاوہ جنوبی ہند سے تامل اور ملیالم بولنے والے افراد بھی یہاں پہنچے۔ ان کا اکثر حصہ یہاں مزدوروں کی حیثیت سے لایا گیا تھا جو بعد میں یہیں آباد ہو گئے۔ چینیوں کے علاوہ تقریباً ۱۴ فی صدی آبادی کا حصہ ملائی ہے اور سات آٹھ فی صدی ہندوستانی، پاکستانی اور یورپین ہیں۔

۴۵ سالہ مسٹر لی کوان یو ایک نہایت ذہین اور متین و مدبر سیاستدان ہیں اور جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں اُسے دل و جان سے کر کے اس میں جان ڈال دینے والے انسان ہیں۔ اور وہ نہ صرف سنگاپور کے چینی لیڈر بلکہ سنگاپور اور ملایا کی مشترکہ چینی آبادی کے ہر دلعزیز سیاسی رہنما ہیں تاہم وہ چینی نسل کی برتری کے لئے کوشاں ہونے کے باوجود نسلی ہم آہنگی اور متحدہ قومیت کے علمبردار ہیں۔ عقائد و نظریات کے اعتبار سے سوشلسٹ ڈیموکریٹ اور اینٹی کمیونسٹ ہیں۔ مسٹر لی کے جدِ امجد سنگاپور میں تو ایک مزدور کی حیثیت میں ہی آئے تھے مگر مسٹر لی نے اپنی ذاتی جدّ و جہد اور کوششوں سے اپنی تعلیم مکمل کی اور وظائف حاصل کرتے ہوئے کیمبرج تک پہنچے اور وہاں پر قانون کے امتحان میں آنرز لسٹ میں اوّل آئے۔

مسٹر لی اور ملیشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمٰن ملیشیا کے قیام میں متحد الخیال تھے لیکن سیاسی مسلک کے اعتبار سے ان کے خیالات میں بُعد المشرقین تھا۔ تنکو عبدالرحمٰن برطانیہ کے مخالف نہیں ہیں اور ہر ملک سے اپنے قومی مفاد کی خاطر اشتراکِ عمل کے خواہاں رہے ہیں، برخلاف اس کے سنگاپور کے وزیر اعظم لی کوان یو پکے سوشلسٹ ہیں اور برطانیہ کے کسی قسم کے دخل یا اس کے حمایتی معاہدات کے قائل نہیں۔ اگرچہ برطانیہ سے سابقہ معاہدۂ دفاع وغیرہ نبھا رہے ہیں

گو سنگاپور میں پیداوار اور معدنیات نہ ہونے کے برابر ہیں تاہم ملایا کے ربڑ اور ٹین کا اکثر حصہ سنگاپور کی بندرگاہ کے ذریعہ باہر جاتا ہے سنگاپور کے لوگوں کی اکثریت صنعت و حرفت اور تجارت کی پیشہ ور ہے اور جگہ جگہ فیکٹریاں اور کارخانے جدید طریقوں پر چلائے جاتے ہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں ۲۰۰ سے زیادہ کارخانے اور چھوٹی بڑی فیکٹریاں قائم کی گئی ہیں۔

مذہب

یہاں کے لوگوں میں مذہبی دلچسپی بہت کم

ہے تاہم ہر مذہب کے لوگ یہاں پائے جاتے ہیں۔ چینی آبادی بدھ اور کنفیوشس کے مذاہب کی پیرو ہے۔ مگر ان کا ایمان اس قدر برائے نام ہے کہ اپنے مذہب کے اصولوں سے بھی انہیں واقفیت نہیں ہوتی۔ ملائی تقریباً ۹۹ فی صدی مسلمان ہیں۔ ہندوستانیوں کی اکثریت ہندو ہے۔ عیسائی پادری یہاں عیسائیت پھیلانے میں مصروف رہتے ہیں اور جگہ جگہ گورنمنٹ کی گرانٹ سے اُن کے مختلف سکول اور کالج چل رہے ہیں۔ مسلمانوں کے سکول بہت ہی کم ہیں اور اعلیٰ تعلیم کے لئے اُن کی اولادوں کو اکثر عیسائی سکولوں کا رُخ کرنا پڑتا ہے جس سے ملائیوں میں بھی اب عیسائیت پھیلنے لگی ہے۔ اسلام کی تبلیغ اور عیسائیت کے مقابلے کے لئے سنگاپور میں سوائے احمدیہ مشن کے اور کوئی منظم سوسائٹی یا مسلم جماعت باقاعدہ طور پر کام نہیں کر رہی۔

مشکلات کے باوجود خدا کے فضل سے یہاں ہماری ایک مخلص جماعت قائم ہے جو روز بروز ترقی کر رہی ہے اور ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے تبلیغ اسلام میں ہمہ تن مصروف ہے۔ آجکل یہاں کے انچارج مبلغ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی ہیں جو ایک چینی النسل احمدی ہیں۔ ربوہ میں دینی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اب وہ مرکز کے ارشاد کے ماتحت یہاں تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔ خدا کے فضل سے جماعت کی اپنی مسجد اور مرکز شہر کے وسط میں ایک مناسب علاقہ میں موجود ہے۔

جنرل ناسوتیان سے ملاقات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنرل اے۔ ایچ ناسوتیان (جو انڈونیشیا کی اہم مشاورتی کمیٹی کے صدر اعلیٰ ہیں) سے محترم صاحبزادہ صاحب نے ۲۱ اکتوبر کو ان کی قیامگاہ پر ملاقات فرمائی جو تقریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ جنرل صاحب نہایت شریف اور سادہ مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی مؤثر شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ پاکستان اور جماعتی امور سے متعلق گفتگو کرتے رہے۔

گفتگو کے دوران ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ جنرل صاحب کے کمرہ کی دیوار پر ایک چھوٹی بچی کی تصویر آویزاں تھی۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے دریافت کیا یہ کس کی تصویر ہے؟ تو ان کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور کہنے لگے کہ یہ میری معصوم بچی تھی جو مجھے بہت ہی پیاری تھی۔ انقلاب کے دوران جب میرے گھر پر باغیوں نے دھاوا بولا تو اس وقت اپنی ماں کی گود میں تھی اور اسی دوران ایک گولی اس کے جا لگی۔

مکرم صاحبزادہ صاحب نے اس موقعہ پر ان سے تعزیت کا اظہار فرمایا۔ جنرل موصوف اس تعزیت سے بہت متاثر ہوئے اور آپ کا شکریہ ادا کیا۔

محترم وکیل اعلیٰ صاحب نے فرمایا

(اقتباساً)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوالالمپور کی استقبالیہ دعوت کے موقعہ پر آپ نے فرمایا:-

"سب سے پہلے تو مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مرتبہ اَور توفیق عطا فرمائی کہ دنیا کے اِس دُور دراز خطہ میں اپنے احمدی بھائیوں کو مل سکوں۔ ۱۹۶۳ء میں جب مَیں پہلی بار آیا تھا تو کیا پتہ تھا کہ مجھے دوبارہ موقعہ میسّر بھی آئے گا۔ ہم جو مختلف ملکوں اور تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے ہیں احمدیت کی ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ مجھے ذرا بھر بھی اجنبیت محسوس نہیں ہوتی۔ یہ مکان جس کا مَیں نے ۱۹۶۳ء میں سنگِ بنیاد رکھا تھا اگر دوست مجھے نہ بتاتے تو شاید مَیں پہچان نہ سکتا۔ یوسف بن عمر نے میری تحریک پر یہ مکان جماعت کو ہبہ کر دیا ہے (اس کی مالیت اندازاً ساٹھ ہزار روپیہ پاکستانی ہے) خدا تعالیٰ انہیں ہر قسم کی دنیاوی و دینی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ ان کا جماعت پر احسان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی فلاح و بہبود کے لئے دعا کرتے رہا کریں۔ مَیں جماعت کو ہدایت کروں گا کہ وہ یوسف بن عمر صاحب کے نام کا ایک کتبہ آویزاں کریں جو نمائش کے طور پر نہیں بلکہ دعا کی غرض سے ہو۔ ان کا ہم پر حق ہے اور دعا کرنا ہمارا فرض ہے۔"

"آپ نے اپنے بچے خدمتِ دین کے لئے وقف کئے ہیں۔ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ مومن اپنی اُخروی زندگی کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ یہ بچے اور ان کے والدین مبارکباد کے مستحق ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا وقف قبول فرمائے۔ وقف کا عہد

باندھنا قابلِ تحسین ہے لیکن اس کا
نباہنا اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ جو
اس عہد کو نباہ نہیں سکتا بہتر ہے
کہ وہ وقف ہی نہ کرے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اس وقت ہماری حالت اس
معصوم بچے کی طرح ہے جو کبھی چلتا
ہے اور پھر گر پڑتا ہے۔ گو ہماری
انگلی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔
آپ احباب نے حضرت مصلح موعود
رضی اللہ عنہ کے کارناموں کا ذکر
کیا ہے۔ بعض یادیں دماغ میں تصویر
کی طرح راسخ ہو جاتی ہیں جن کو مٹایا
نہیں جا سکتا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی
وفات نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے
بلکہ عالمِ اسلام کے لئے ایک المناک
سانحہ ہے۔ یہ امر خوشی کا باعث
ہے کہ جماعت نے اپنے محسنوں کو
بھلایا نہیں۔ جو قوم اپنے محسنوں اور
ان کے کارناموں کو فراموش
کر دیتی ہے وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔
حضور مصلح موعودؓ کی پچاس سالہ
خدمات کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ آپ
اپنی صحت کا خیال رکھیے بغیر اسلام
کے غلبہ کے لئے کوشاں رہیے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
سے بڑھ کر کوئی صدمہ ہو سکتا ہے؟
الٰہی نوشتے پورے ہو کر رہیں گے،
اسلام تا ابد رہے گا اور اس کا غلبہ
جماعت احمدیہ کے ہاتھوں مقدر ہے۔"

سنگاپور میں جماعت کی طرف سے ترتیب دیئے
گئے استقبالیہ میں آپ نے فرمایا:۔

"سنگاپور کی جماعت بیرونی ممالک
میں ابتدائی جماعتوں میں سے ہے۔
اس مشن کے قیام کے لئے ابتدائی
مبلغین نے اپنی جانی قربانی دینے
سے دریغ نہیں کیا۔ ایک عرصہ سے
یہ محسوس کر رہا ہوں کہ اس کی ترقی
کی رفتار مدھم پڑ گئی ہے۔ کیا آپ نے
کبھی سوچا بھی ہے کہ ایسا کیوں
ہے؟ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا
بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا
بِاَنْفُسِھِمْ۔ آپ کو چاہیئے کہ
اپنے نفسوں کا محاسبہ کریں اور
ٹٹولیں کیا ہماری اپنی غفلت اور
کوتاہی تو اس کی ترقی میں حائل نہیں۔"

بانڈونگ میں آپ نے خطبہ جمعہ میں
فرمایا:۔

"بانڈونگ کی جماعت کئی لحاظ
سے دوسری جماعتوں سے آگے ہے۔
جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ

وہ میدانِ تبلیغ میں سب سے آگے
بڑھنے کی کوشش کرے"

نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ

سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"ہمیشہ سے الٰہی جماعتیں غریب
اور مظلوم چلی آتی ہیں لیکن ایک وقت
میں خدا تعالیٰ انہیں غیر معمولی حالات
میں غلبہ عطاء فرماتا ہے اور جماعتِ
احمدیہ کے لئے بھی یہی تقدیر مقدر
ہے۔ لیکن آپ کو اس کے لئے بڑی
سے بڑی قربانی کے لئے تیار رہنا
چاہیئے۔"

جماعت احمدیہ چی ماہی کے پریذیڈنٹ جناب حاجی شریف صاحب کی درخواست پر مسجد میں آپ نے مختصر الفاظ میں اپنے تاثرات کا یوں اظہار فرمایا :-

"مَیں نے ۱۹۶۳ء میں اس مسجد
کا افتتاح کیا تھا اور اب کئی
نئے چہرے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی
کہ جماعت کا قدم ترقی کی طرف ہے
الحمد للہ لیکن اب وقت آگیا ہے
کہ جماعت اپنی تبلیغ کو وسیع سے
وسیع تر کرتی چلی جائے۔ خدا تعالیٰ
کی وحی کے مطابق احمدیت کی کامیابی
کے دن قریب آرہے ہیں۔"

وانا سنگرا کی جماعت سے خطاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے ہوئے فرمایا :-

"آپ کے علاقہ کی ستر فیصد
آبادی احمدیوں پر مشتمل ہے۔
جماعت انڈونیشیا کی دوسری
جماعتوں کی طرح آپ کی جماعت بھی
سلسلہ سے اخلاص اور عقیدت میں
کسی طرح کم نہیں۔ آپ کے علاقے
میں جماعتیں بہت قریب قریب
فاصلے پر واقع ہیں۔ آپ کو چاہیئے
کہ ایک منظم پروگرام کے مطابق
سارے علاقے میں تبلیغ کا جال بچھا
دیں تاکہ ہر جگہ احمدی ہی احمدی نظر
آئیں۔"

مسجد احمدیہ گاروت - جماعت کی درخواست پر آپ نے اس مسجد کا نام "مسجد محمود" رکھا۔ اسوقت دو صد (۲۰۰) کے قریب احباب مسجد میں موجود تھے۔ ان سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا :-

"جماعت احمدیہ ایک الٰہی سلسلہ
ہے نہ کہ کلب یا سوسائٹی۔ اطاعت
کو اپنا شعار بنائیں۔ باہمی اخوت
کو فروغ دیں۔ اور اس
رنگ میں کام کریں جس طرح الٰہی
جماعتیں کرتی ہیں"۔

● "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)
● "قومیں اس سے برکت پائیں گی۔" (پیشگوئی دربارہ مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

انڈونیشیا میں جماعت کا قیام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مکرم مولینا امام الدین صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا)

۱۹۲۲ء میں سماٹرا کی مشہور ترین دینی درسگاہ "طوالب سماٹرا" پاڈانگ پنجنگ کے چند طلبہ نے اعلےٰ تعلیم کے لئے مصر جانے کا ارادہ کیا۔ لیکن ان کے ایک مہربان استاد نے مشورہ دیا کہ وہ اگر فی الواقع دینی تعلیم حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں تو مصر کی بجائے ہندوستان جانا زیادہ مفید اور بہتر رہے گا۔ اور یہ مشورہ حقیقتاً تھا بھی درست۔ کیونکہ اس پُرآشوب زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے احیائے اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی سرزمین میں مبعوث فرمایا تھا اور ان طلبہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دنیائے اسلام کے دوسرے بڑے ملک میں حقیقی اسلام کی اشاعت کے مخفی طور پر دروازے کھولنا چاہتا تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مقدر کر رکھا تھا کہ وہ انڈونیشیا میں احمدیت پھیلا کر "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" کا وعدہ پورا کرے۔ اور دوسرے یہ کہ دنیا پر یہ واضح کر دے کہ سبز اشتہار کی پیشگوئی کے مطابق قوموں کو برکت دینے والا وجود باجود حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات ہے۔

طلبہ کے اس پہلے قافلہ میں تین طالب علم سماٹرا (انڈونیشیا) سے لکھنؤ پہنچے اور کچھ عرصہ اس شہر کی ایک مشہور اسلامی درسگاہ میں رہے۔ لیکن وہ یہاں مطمئن نہ ہوئے اور وہاں سے اجازت لے کر لاہور چلے آئے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا، وہ ان کو اپنے مسیح کے تخت گاہ قادیان لانا چاہتا تھا۔ چنانچہ کچھ عرصہ لاہور میں قیام کرنے کے بعد بعض ذرائع سے انہیں معلوم ہوا کہ دراصل جماعت احمدیہ کا اصلی مرکز قادیان ہے اس لئے وہ لاہور چھوڑ کر قادیان پہنچ گئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے ان کا سینہ کھول دیا کہ دراصل یہی وہ منزل ہے جس کی تلاش میں وہ اپنے وطن عزیز سے روانہ ہوئے تھے۔ یہ تین طالب علم (۱) مولوی ابوبکر ایوب صاحب (۲) مولوی احمد نور الدین صاحب اور (۳) مولوی زینی دحلان صاحب تھے۔ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تینوں دوست سلسلہ کے باقاعدہ مبلغ ہیں اور

احمدیت کی بے لوث خدمات سرانجام دینے میں مصروف ہیں۔ مولوی ابوبکر ایوب صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بحیثیت مبلغ سلسلہ چھ سال ہالینڈ میں بھی خدمات کی توفیق دی ہے۔ اس کے بعد انڈونیشیا سے طلبہ کی آمد کا سلسلہ جاری رہا اور ان کی تعداد اٹھارہ تک پہنچ گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۲۴ء میں جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر یورپ سے واپس تشریف لائے تو قادیان کے دیگر افراد کی طرح انڈونیشی طلبہ نے بھی حضور رضی اللہ عنہ کو استقبالیہ پیش کیا جس میں حضورؓ سے درخواست کی کہ ہمارے ملک میں بھی مبلغ بھجوایا جائے تا تشنہ روحیں اس آبِ حیات سے سیراب ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں اُتارا گیا ہے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان طلبہ کی اس نیک خواہش کو قبول کیا اور وعدہ فرمایا کہ انشاء اللہ عنقریب انڈونیشیا میں مبلغ بھجوانے کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اور حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مولینا رحمت علی صاحب مرحومؓ کو انڈونیشیا کے لئے پہلا مبلغ تجویز فرمایا۔

حضرت مولوی رحمت علی صاحب ۱۹۲۵ء میں قادیان سے انڈونیشیا کے لئے روانہ ہوئے۔ اور سب سے پہلے شمالی سماٹرا کی بندرگاہ تاپہ توان پر قدم رکھے۔ عجیب اتفاق ہے کہ تاپہ توان کے معنی بھی "آقا کے قدم" کے ہیں۔ اور جس علاقہ میں یہ بندرگاہ ہے اُسے اندالس کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ اور اندالس کی وجہ تسمیہ تاریخی کتب میں یہ بیان کی گئی ہے کہ جب پرتگیزی قوم اس ملک میں داخل ہوئی اور ان کے جہاز ساحل کے قریب پہنچے تو انہوں نے اس ملک کی سرسبزی اور شادابی کو دیکھ کر اندلس، اندلس پکارنا شروع کر دیا یعنی ایسا ملک جو ہمارے ملک اندلس کی طرح سرسبز و شاداب اور خوبصورت ہے۔ گو یہ ایک ذوقی بات ہے لیکن دلچسپی سے خالی نہیں کہ مسیح پاک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی فوج کے ایک سپاہی کا جہاز ایک ایسی بندرگاہ اور علاقہ میں لنگر انداز ہوا جسے اندلس سے مماثلت تھی اور کامیابی نے اُس کے قدم چومے۔

مولوی صاحب موصوف نے چند ماہ اس جگہ قیام کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایک مخلص جماعت بھی قائم ہو گئی۔ ان نو مبایعین میں ہمارے مبلغ مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری بھی شامل ہیں جو احمدیت قبول کرنے کے بعد قادیان بغرض تعلیم تشریف لائے اور مولوی فاضل اور مبلغین کلاس پاس کرنے کے بعد بحیثیت مبلغ سلسلہ واپس انڈونیشیا تشریف لے گئے اور آجکل جاوا میں خدماتِ سلسلہ کی بجا آوری میں مصروف ہیں۔

مولوی صاحبؓ کچھ روز میدان میں ٹھہر کر پاڈانگ تشریف لے گئے۔ یہ شہر مغربی سماٹرا کا دارالحکومت ہے اور یہاں کے لوگ اچھے تعلیم یافتہ اور زیرک واقع ہوئے ہیں۔ انڈونیشیا کے اکثر مشہور علماء اور دینی درسگاہیں

اسی علاقہ میں ہیں اور سیاسی لیڈروں کی اکثریت بھی جنہوں نے آزادی کی جدوجہد میں خاص طور پر حصہ لیا ہے اسی علاقہ کے باشندے ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں مولوی ابوبکر ایوب صاحب اور مولوی نیمی دحلان صاحب اور مولوی احمد نورالدین صاحب اور مولوی عبدالواحد صاحب بھی اسی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

مولوی محمد ایوب صاحب (جو آجکل جنوبی سماٹرا میں بحیثیت مبلغ کام کر رہے ہیں) کے علاوہ اور بھی بہت سے طلبہ یہاں سے قادیان تعلیم کے لئے آئے اور واپس جا کر اپنے اپنے رنگ میں تبلیغی سرگرمیوں میں مولوی رحمت علی صاحب مرحوم اور مولوی محمد صادق صاحب کا ہاتھ بٹایا۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب کو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۰ء میں بھجوایا تھا جنہوں نے پہلے مولوی رحمت علی صاحب کے ساتھ پاڈانگ میں اور بعد ازاں میدان میں قابل قدر تبلیغی فرائض سرانجام دیئے۔

۱۹۳۱ء میں مولوی رحمت علی صاحب مرحومؓ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے ماتحت پاڈانگ سے جاوا تشریف لے گئے اور آپ نے وہاں پاڈانگ کے احمدی احباب کے تعاون سے جاکرتا اور بوگور میں تبلیغی جدوجہد شروع کی اور اللہ تعالیٰ نے دونوں مقامات میں مخلص جماعتیں پیدا کر دیں۔ اس اثناء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا اور جاوا میں مزید مبلغین بھجوا دیئے۔ جاوا کی سرزمین نفوذِ احمدیت کے لحاظ سے سماٹرا سے کہیں زیادہ زرخیز ثابت ہوئی اور خصوصاً صوبہ مغربی جاوا۔ جماعت ہائے احمدیہ کی اکثریت اسی صوبہ میں ہے جو اپنے اخلاص اور قربانیوں میں اپنی مثال آپ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وکیل التبشیر نے ۱۹۶۳ء اور اس کے بعد ۶۸ء میں جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا دورہ فرمایا ہے۔ احباب حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کے دوروں کی رپورٹ سے جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کے اخلاص اور فدائیت اور قربانیوں کا قدرے اندازہ لگا سکیں گے۔ خاکسار احباب جماعت سے درخواست کرتا ہے کہ وہ جملہ جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا اور مبلغین کرام کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر حال میں صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق اور پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر غلبہ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کرنے کی طاقت عطا فرمائے، آمین +

مکرم مولوی امام الدین صاحب پہلی دفعہ جون ۱۹۴۶ء میں تبلیغ کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے تھے۔ آخری دفعہ ستمبر ۱۹۶۷ء میں واپس تشریف لائے۔ آپ قادیان کے فارغ التحصیل ہیں۔ اس وقت مرکز میں مقیم ہیں +

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کی
جاری فرمودہ تحریکات!

۱۔ مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلایا جائے

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ○ (الدّہر)

"جیسا کہ میں نے کہا ہے احمدیوں میں عام طور پر یہ احساس پایا جاتا ہے کہ کوئی احمدی بھوکا نہ رہے لیکن میرا احساس یہ ہے کہ ابھی اس حکم پر کما حقہٗ عمل نہیں ہو رہا۔ اس لئے آج میں ہر ایک کو جو ہماری کسی جماعت کا عہدیدار ہے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ وار ہے اس بات کا کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ آپ کو خدا کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔

اگر کسی وجہ سے آپ کا محلہ یا جماعت اس محتاج کی مدد کرنے کے قابل نہ ہو تو آپ کا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں۔ میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے گا کہ میں ایسے ضرورتمندوں کی ضرورتیں پوری کروں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۔ فضل عمر فاؤنڈیشن (غلبۂ اسلام کو قریب تر لانے کی تحریک)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۹ر دسمبر ۶۵ء کو جلسہ سالانہ کے ایک اجلاس میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت نے احباب کے سامنے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بے مثال کارناموں اور عظیم الشان اَن گنت احسانوں کی یادگار کے طور پر ۲۵ لاکھ روپے کا ایک فنڈ قائم کرنے اور اس کے لئے بڑھ چڑھ کر رقوم پیش کرنے کی تحریک کی۔

۲۱ر دسمبر کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب

میں فرمایا کہ اِس فنڈ سے فضل عمر فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جائے گا اور اس سے جو آمد پیدا ہوگی وہ غلبۂ اسلام کے اُن عظیم الشان کاموں کی تکمیل پر خرچ ہوگی جنہیں حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاری فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم القرآن

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بار بار اس طرف متوجہ کیا تھا اور بڑے دُکھ کے ساتھ آپ نے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ ہم قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دے رہے۔ مَیں بھی آپ لوگوں کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن سیکھو اور اس کے علوم حاصل کرو.....

اِس سلسلہ میں جو ابتدائی منصوبہ مَیں جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ لاہور کے تمام بچّوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام مجلس خدام الاحمدیہ کرے اور کراچی کی جماعت کے بچّوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام مجلس انصاراللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ ضلع سیالکوٹ کی دیہاتی جماعتوں میں یہ کام مجلس خدام الاحمدیہ کرے۔ ضلع جھنگ میں جو جماعتیں ہیں ان کے بچّوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام مجلس انصاراللہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ جو جماعتیں ہیں ان میں اس اہم کام کی طرف نظارت اصلاح و ارشاد کو خصوصی توجہ دینی چاہیئے"

"واضح بات ہے کہ اتنے بڑے کام کے لئے چند مربی یا مجالس خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے بعض عہدیدار کافی نہیں۔ یہ تھوڑے سے لوگ اس عظیم کام کو پوری طرح نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے ہمیں اساتذہ درکار ہیں۔ ہمیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضاکار چاہئیں جو اپنے اوقات میں سے ایک حصہ قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کے لئے یا جہاں ترجمہ سکھانے کی ضرورت ہو وہاں قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کے لئے دیں تا یہ اہم کام جلدی اور خوش اسلوبی سے کیا جا سکے"

۴۔ وقفِ عارضی (تربیتی میدان کا منصوبہ)

"مَیں جماعت میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے اسے بجا لانے کی پوری کوشش کریں۔

مَیں جانتا ہوں کہ بعض دوست مالی لحاظ سے زیادہ لمبا سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے بعض دوست دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ میری اس تحریک کے نتیجہ میں وقف کریں وہ ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیں کہ ہم مثلاً سَو میل تک اپنے خرچ پر سفر کرنے کے قابل ہیں یا دو سَو میل یا چار سَو میل یا پانچ سَو میل اپنے خرچ پر سفر کر سکتے ہیں۔"

۵۔ مجلس ارشاد

الفضل مؤرخہ ۱۷ اپریل ۶۸ء کے صفحہ اوّل کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت مرکز میں ایک مجلس ارشاد کا قیام عمل میں آیا۔ اس مجلس ارشاد کا پہلا اجلاس ۱۱ اپریل ۶۶ء کو منعقد ہوا تھا۔

اس مجلس کے تحت علماء سلسلہ مرکز میں باری باری حضور کی ہدایات کے مطابق قریباً ہر ماہ نہایت قیمتی مقالے پڑھتے ہیں۔ اس مجلس کے اجلاس کی صدارت حضور ایدہ اللہ خود بنفس نفیس فرماتے ہیں۔ اور علماء کی تقریروں کے بعد حضور ایدہ اللہ کا پُر معارف خطاب بھی سامعین کے دل و دماغ کو منور کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس مجلس کی رُوحانی برکات سے قرب وجوار کی جماعتوں مثلاً چنیوٹ، لائلپور، سرگودھا وغیرہ کے بعض احباب بھی مرکز میں پہنچ کر متمتع ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶۔ دفتر سوم کا اجراء

"مَیں چاہتا ہوں کہ اب دفتر سوم کا اجراء کر دیا جائے لیکن اس کا اجراء یکم نومبر ۶۵ء سے شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے۔ اس طرح یکم نومبر ۶۵ء سے ۳۱ اکتوبر ۶۶ء تک ایک سال بنے گا۔ مَیں اس لئے ایسا کر رہا ہوں تاکہ دفتر سوم بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف منسوب ہو۔ .....

تمام جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔"

۷۔ مجلس موصیاں کا قیام

"موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق قرآن کریم، قرآن کریم کے سیکھنے، قرآن کریم کے نور سے منور ہونے، قرآن کریم کی برکات سے مستفیض ہونے اور قرآن کریم کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے .... اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم قرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے آج موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام کے ساتھ اور اسی کے فضل پہ بھروسہ کرتے ہوئے اجراء کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہیئے۔ یہ مجلس باہمی مشورہ کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے۔ صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہوگا ممکن ہے بعد میں ہم اس کا نام بھی بدل دیں لیکن فی الحال منتخب صدر ہی سیکرٹری وصایا ہوگا اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا کہ وہ گاہے گاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان ذمہ واریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ واریاں ہیں یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے۔ اور وہ صدر اُن کو یاد دلاتا رہے کہ تمام خیر چونکہ قرآن میں ہے اس لئے وہ قرآن کریم کے نور سے پورا حصہ لینے کی کوشش کریں اور ان کو بتایا جائے کہ قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کو ناہر موصی کا بحیثیت فرد اور سب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور مخصوص فرض ہے اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقف عارضی کی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ موصی اصحاب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصہ لیں جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔ اور اُن پر یہ فرض ہے کہ پہلے وہ اپنے گھر سے یہ کام شروع کریں حتّٰی کہ اُن کے گھر میں کوئی مرد، کوئی عورت، کوئی بچہ یا کوئی دیگر فرد جو اُن کے اثر کے نیچے ہو یا اُن کے پاس رہتا ہو ایسا نہ رہے کہ جسے قرآن نہ آتا ہو۔ پہلے ناظرہ پڑھنا سکھانا ہے۔ پھر ترجمہ سکھانا ہے۔ پھر قرآن کریم کے معانی پھر اس کے علوم اور اس کی حکمتوں سے آگاہ کرنا ہے۔ پھر ان علوم کو ایک سخی کی طرح دوسروں تک پہنچانا ہے تاکہ جس فیض سے، جس برکت سے اور جس نعمت سے ہم نے حصہ لیا ہے اُسی فیض، برکت اور نعمت سے ہمارے دوسرے بھائی بھی حصہ لینے والے ہوں۔"

۸۔ دفتر اطفال (وقفِ جدید)

"خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اُٹھالیں....

Digitized by Khilafat Library Rabwah

..... اگر مائیں ایسے چھوٹے بچوں کو وقتی خوشی کے سامان بہم پہنچانے کے لئے پیسہ، آنہ، دونی یا چونی دیدیں اور پھر انہیں ثواب پہنچانے کی خاطر تھوڑی دیر کے بعد وہی پیسہ، آنہ، دونی یا چونی وصول کر کے وقفِ جدید میں دیں اور اس طرح ان کے لئے بھاری خوشیوں کے سامان پیدا کر دیں تو وہ بڑی ہی اچھی مائیں ہوں گی اپنی اولاد کے حق میں۔ لیکن یہ تو چھوٹے بچے ہیں جو اپنی عمر کے لحاظ سے ابھی اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں ہوئے۔ وہ بچے جو اپنی عمر کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ یا ناصرات الاحمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں یعنی اُن کی عمریں سات سے پندرہ سال تک کی ہیں اگر وہ مہینہ میں ایک اٹھنی وقفِ جدید میں دیدیں تو جماعت کے سینکڑوں ہزاروں خاندان ایسے ہیں جن پر ان بچوں کی قربانی کے نتیجے میں کوئی ایسا بار نہیں ٹھہرے گا کہ وہ بھوکے رہنے لگ جائیں۔ ایسے وہ غریب خاندان جن کے دلوں میں نیکی کرنے اور ثواب کمانے کی خواہش پیدا ہو لیکن اُن کی مالی حالت ایسی نہ ہو کہ اُن کا ہر بچہ اس تحریک میں ایک اٹھنی ماہوار دے سکے تو ان لوگوں کی خواہش کے مدِّنظر میں اُن کے لئے یہ سہولت پیش کر دیتا ہوں کہ ایسے خاندان کے سارے بچے مل کر ایک اٹھنی ماہوار اس تحریک میں دیں۔ اس طرح اس خاندان کے سارے بھائی اور بہنیں ثواب میں شریک ہو جائیں گی۔"

۹۔ رسُومات بد کے خلاف اعلانِ جہاد

"توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ہر بدعت اور ہر بد رسم شرک کی ایک راہ ہے۔ اور کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحید خالص پر قائم نہیں رہ سکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بد رسوم کو مٹا نہ دے۔"

اس خطبہ کے دوران حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اشتہار ۱۸۸۵ء کے بعض حصے سُنائے جس میں مثال کے طور پر دو رسوم کا ذکر تھا۔ اوّل ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا۔ دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"پس آج میں اِس مختصر سے خطبہ میں ہر احمدی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور جماعت احمدیہ میں اِس پاکیزگی کو قائم کرنے کے لئے جس پاکیزگی کے قیام کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے، ہر بدعت اور بد رسم کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب میرے ساتھ اس جہاد میں شریک ہونگے۔"

(باقی صفحہ ۵۶ پر)

سیرۃ النبیؐ کے بابرکت جلسے

مکرم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید کے دورۂ انڈونیشیا کے موقعہ پر متعدد مفید و بابرکت مجالس قائم ہوئیں۔ ان مجالس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ کی مجلس ایک خاص رنگ اور پُر اثر کیفیت کی حامل تھی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری بہنو اور میرے بھائیو! ہم یہاں آج اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت بیان کریں اور آپؐ کی پاک زندگی میں ہمارے لئے جو سامانِ ہدایت ہے اُسے حاصل کریں۔ یہ امر میرے لئے باعثِ مسرت ہے کہ انڈونیشیا کی جماعت سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے باقاعدہ منعقد کرتی ہے۔ سیرۃ النبیؐ کے جلسے بڑے بابرکت ہیں کیونکہ ان کا مقصد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مخالفینِ اسلام کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کو دُور کر کے ساری دنیا کو آپؐ کے اخلاقِ حسنہ سے روشناس کرانا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جوں جوں لوگوں کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اصل واقعات اور آپؐ کے اعلیٰ روحانی مرتبہ کا علم ہوتا جائے گا اسی نسبت سے ان کے دلوں میں اسلام اور بانیٔ اسلام کی محبت جاگزیں ہوتی جائیگی۔

میری بہنو اور بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ اس جلیل القدر انسان کی پاکیزہ زندگی قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ اس لئے قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے آپؐ کی حیاتِ طیبہ کے جملہ پہلوؤں کو جاننا از بس ضروری ہے۔ آپؐ کی ذات ستودہ صفات وہ ہے کہ جس نے آنِ واحد میں اپنی قوتِ قدسیہ سے عرب کی کایا پلٹ دی اور ایک جاہل، مشرک، شرابی، زانی، فسادی اور اخلاقِ رذیلہ میں گرفتار قوم کی قوم کو نہ صرف با اخلاق، باخدا بلکہ خدا نما قوم بنا دیا۔ یہاں تک کہ وہ ہر لحاظ سے دُنیا کے معلّم اور قائد بن گئے۔

محترم میاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں سیرتِ طیبہ بیان کرنے کے بعد فرمایا:۔

برادرانِ کرام! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا یہ مختصر بیان ہمیں فکر و عمل کی دعوت دے رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی میں ہمارے لئے کامل نمونہ ہے۔ آپؐ کے اخلاق کو اپنانا ہمارا مقدس فرض ہے اور اسی ذریعہ سے ہم خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں اور اسکے قُرب میں جگہ پا سکتے ہیں۔ پس ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ کیا ہم میں سے

ہر ایک پوری سنجیدگی اور پورے شوق کے ساتھ اپنے آپ کو محمدؐ کے رنگ میں رنگین کرنے میں منہمک ہے یا نہیں۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی استعداد کے مطابق محمدؐ کا ظلّ بننے کی کوشش نہیں کرتا اُس وقت تک ہم اپنی زندگی کے مقصد سے غافل ہیں اور اُس وقت تک ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے اسلام اور احمدیت میں داخل ہو کر جو پاک عہد دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کا کیا تھا اس کو پورا کر دیا۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ کیا ہم خدا تعالیٰ سے ایسی ہی محبّت کرتے ہیں جیسی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی؟ کیا ہماری عبادت کا رنگ وہی ہے جو حضورؐ کی عبادت کا رنگ تھا؟ کیا ہم توحیدِ الٰہی کے قیام کے لئے وہی تڑپ اپنے اندر پاتے ہیں جس سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دل معمور تھا؟ کیا ہم توحیدِ الٰہی کے قیام کے لئے اُسی طرح جانی اور مالی قربانیاں دے رہے ہیں جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا؟ ہمیں اپنے نفسوں میں وہی خوفِ الٰہی، وہی محبّتِ الٰہی اور وہی انقطاع الی اللہ پیدا کرنا چاہیئے جس کا پاک نمونہ ہمیں حضرت رسول کریمؐ کی زندگی میں ملتا ہے۔ اسی طرح ہمیں مخلوقِ خدا سے معاملہ کرنے میں اس شفقت اور تواضع اور حلم اور ایثار اور رحم و کرم اور مروّت اور انکسار سے پیش آنا چاہیئے جس طور پر حضرت رسول کریمؐ لوگوں سے پیش آتے تھے۔ اور جس کا مکمل اور ارفع اور اعلیٰ جلوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں نظر آتا ہے۔ حضورؐ کی ہمدردی سب لوگوں کے لئے یکساں تھی۔ نہ کالے اور گورے کا امتیاز تھا اور نہ غربت اور تونگری کا یہی رنگ ہمارا بھی ہونا چاہیئے۔ وہی سادگی، عفت اور وہی حیاء اور وہی قناعت اور وہی صبر ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے جس کا ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں ہر لحہ نظر آتا ہے۔ دینی مہمّات کے سر کرنے کے لئے ہمیں اسی جوانمردی، استقلال اور بلند ہمتی سے کام لینا چاہیئے جس کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف عرب بلکہ اس وقت کی ساری معلوم دُنیا کی کایا پلٹ دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی سربلندی کا راز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اپنانے میں ہی ہے بلکہ مَیں یہ کہوں گا کہ اس وقت ساری دنیا ایک بہت بڑے خطرہ سے دوچار ہے۔ مادہ پرستی، خود غرضی اور قوم پرستی نے ساری دُنیا کو تباہی اور بربادی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے۔ اب امن اور سلامتی کے قیام کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ دُنیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو اپنائے اور اُسی انسانی ہمدردی اور وسعتِ نظر اور ایثار سے کام لے جس سے حضرت رسول کریمؐ نے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑا تھا اور پراگندہ لوگوں کو ایک مضبوط اور مہذّب قوم بنا دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنا کر ہی اب دُنیا خدا تعالیٰ کی پناہ میں آ سکتی ہے اور ابدی راحت اور دائمی خوشی حاصل کر سکتی ہے۔ ایسے نازک

حالات میں بھی جبکہ دُنیا نیست و نابود ہو جانے کے خطرہ سے دوچار ہے اگر اس نے خدا تعالیٰ کے اس پیغام پر دھیان نہ دیا اور اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا نہ کیا تو تباہی و بربادی کا آنا لازمی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقت کے تقاضوں کو پہچاننے اور اُن کو پُورا کرنے کی توفیق بخشے اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اخلاق کو اپنانے کی توفیق دے۔ آمین ؂

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریکات

(بقیہ از صـ۵۳)

۱۰۔ تسبیح و تحمید اور دُرود

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

"ہمارے بڑے مرد ہوں یا عورتیں دو سَو بار یہ تسبیح و تحمید اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے یعنی سبحان اللّٰہ ..... اٰل محمدٍ - اور ہمارے نوجوان بچے ۱۵ سے ۲۵ سال تک کی عمر کے ایک سَو بار یہ تسبیح اور درُود پڑھیں - اور ہمارے بچے سات سال سے پندرہ سال تک تینتیس ۳۳ دفعہ یہ تسبیح اور درود پڑھیں - اور ہمارے بچے اور بچیاں (پہلے بھی بچے اور بچیاں ہیں) جن کی عمر سات سال سے کم ہے جو ابھی پڑھنا بھی نہیں جانتے ان کے والدین یا اُن کے سرپرست (اگر والدین نہ ہوں) ایسا انتظام کریں کہ ہر وہ بچہ یا بچی جو کچھ بولنے لگ گئی ہو، لفظ اٹھانے لگ گئی ہے سات سال کی عمر تک اُن سے تین دفعہ کم از کم یہ تسبیح اور درود کہلوایا جائے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ کے خاص مجرّب تحفے

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری صحابی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"میں "تریاق سلیمانی" ایک مدت سے استعمال کر رہا ہوں اور مجھے اس سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ میں ہمیشہ اسکی ایک شیشی اپنے پاس رکھتا ہوں۔ یہ میرے نزدیک امراضِ معدہ کے لئے بہت مفید اور خوش ذائقہ دوا ہے۔"

★★★ قیمت فی شیشی۔ ایک روپیہ، دو روپے ★★★

زد جام عشق۔ طاقت کے لئے مشہور معروف دوا۔ رعایتی قیمت	۱۸—۰۰
حب مقوی اعصاب۔ فالج، لقوہ، اعصابی دردوں اور وجع المفاصل کے لئے	۴—۰۰
وگرومین ٹانک۔ مولد خون، مقوی اعصاب اور مقوی معدہ ہے	۵—۰۰
وگروجن ٹانک۔ امراضِ سینہ اور سردیوں کے لئے خوش ذائقہ ٹانک	۵—۵۰
معجون فلاسفہ۔ حکیم سید آل احمد صاحب ترکستانی مرحوم کے مطب کا خاص نسخہ جو آپ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے لئے تیار کیا کرتے تھے۔ مقوی اعضائے رئیسہ، مقوی باہ، مقوی اعصاب اور کثرت پیشاب کے لئے۔ فی پاؤ	۶—۰۰
سرمہ حمید۔ کمزوری، آشوب چشم اور جملہ امراضِ چشم کے لئے بے حد مفید ہے	۰—۷۵
تریاق بواسیر۔ خونی، بادی بواسیر کے لئے مجرب دوا ہے۔	۱۰—۰۰
کوفیکس۔ نزلہ، زکام، کھانسی کے لئے خوش ذائقہ شربت۔	۱—۵۰
کفٹی۔ کھانسی اور گلے کی خرابی کے لئے خوش ذائقہ ٹکیاں۔	۱—۰۰
فریگرنٹ انٹی پمپل کریم۔ چہرہ کے کیل اور پھنسیوں کے لئے مجرب کریم ہے۔	۳—۰۰
نور لوشن۔ چہرہ کی خشکی، کیل اور چھائیاں دور کرتا ہے۔	۲—۰۰
قرص صندلین۔ مصفی خون، مولد خون اور رنگت کو نکھارتی ہے	۲—۰۰
شانتی۔ صحت اور حسن کو قائم رکھتی ہے، اٹھرا کا شافی علاج ہے۔	۷—۵۰
منسوم کارڈیل۔ امراضِ نسواں کا مکمل شافی علاج ہے۔ فی بوتل	۶—۰۰
کارمون۔ بدہضمی اور دردِ شکم اور جملہ امراضِ شکم کیلئے خوش ذائقہ ٹکیاں ۲/۔ **اکسیر جگر**۔ ضعف جگر، کمی خون اور سر میں چکر آنے کیلئے مفید	۲—۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص

زنانہ امراض کا واحد علاج

دو اونس کی قیمت چھ روپے

قدیمی اوّلین شہرۂ آفاق

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مکمل کورس بیس روپے

زوجام عشق

طاقت کی لاثانی دوا

قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے

حب مفید النساء

بے قاعدگی کا بہترین علاج

پانچ روپے

ہمارا اصول

● صاف ستھرے اجزاء ● دیانتدارانہ دواسازی۔

● عمدہ پیکنگ ● غریبانہ قیمت ● مخلصانہ مشورہ

اور

اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں!

نرینہ اولاد گولیاں

انعامِ خداوندی

قیمت فی کورس پندرہ روپے

حب مسان

سوکھے کی مجرب دوا

تین روپے

معین الصحت

تلی جگر اور یرقان کا علاج

پانچ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز۔ چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

ہر قسم کا کاغذ گتہ ارزاں نرخوں پر

خریدنے کے لئے

پیپر کارنر

گنپت روڈ لاہور پر تشریف لاویں

ملک عبداللطیف خان ستکوہی

ملک محمد حنیف خان پارٹنر پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور

فون نمبر دوکان ۶۴۵۲۳

فون مکان عبداللطیف ستکوہی ۶۲۵۱۶

" " ملک محمد حنیف ۶۲۵۱۸

موتیاروک

● موتیاروک موتیابند کا

بلا اپریشن علاج ہے؛

● موتیاروک دُھند، جالا، پھولا،

کُکروں کے لئے بھی بے حد مفید ہے؛

● موتیاروک بینائی کو تیز کرتا ہے؛

اور چشمہ کی ضرورت نہیں رکھتا؛

● موتیاروک آنکھ کے ہر مرض

کے لئے مفید تر ہے؛

بیت الحکمت

لوہاری منڈی لاہور

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور تندرستی کے لئے

مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر۔ آنکھوں کی بہت سی

بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں

سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا

کمزور رہنے کے لئے مفید عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

نورِ نظر،

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر

امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

زود جام عشق

قوتِ مردانہ کے لئے مشہور عالم گولیاں۔

قیمت کورس پچیس روپے

اکسیر معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اُپھارہ، ہیضہ وغیرہ کے لئے

نہایت مفید اور لذیذ چورن۔ قیمت دس آنہ، سوا روپیہ، اڑھائی روپے

نور منجن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی حفاظت کیلئے

بہت مفید منجن ہے۔ قیمت ایک روپیہ

قند شفا

نزلہ زکام انفلوئنزا کے علاج کے لئے جوشاندہ کی

ترقی یافتہ شکل جو مفید بھی ہے اور سہل الحصول بھی۔ گرم پانی

یا پھیکی چائے میں ڈال کر استعمال کیجائے۔ قیمت ایک روپیہ۔

انگزینا

جسم کی دردوں اور جوڑوں کی درد کے لئے بہت مفید

گولیاں ہیں۔ قیمت دو روپے

خورشید ہومیوپیتھک دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلیٰ اور بے مثل ڈیزائنوں میں یورانٹ

اور

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کی انگوٹھیاں بنانے کی مشہور دوکان

پاک جیولرز

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر

گولبازار ربوہ

جوہرین

بوڑھوں کو جوان، کمزوروں کو پہلوان بنانے والا

جوہرین کے استعمال سے آپ عقب کی جسمانی و دماغی اور مردی قوت حاصل کر سکتے ہیں، جوہرین پرانا دردِ سر، نزلہ، زکام، کمزوری دماغ، نیند نہ آنا، فالج، لقوہ رعشہ، گنٹھیا، درد کمر، جریان، احتلام، سرعت انزال اور نامردی کو مفید ہونے کے علاوہ عورتوں کی پوشیدہ امراض، سیلان الرحم، حیض کی کمی اور زیادتی کو دور کرتی ہے، جوہرین معدہ، انتڑیاں، جگر کو طاقتور بناتی ہے۔ کھایا پیا ہضم ہو کر تازہ خون پیدا ہوتا ہے، جوہرین کے استعمال سے بچے موٹے تازے ہو جاتے ہیں، قیمت فی شیشی دس روپیہ

ڈاکٹر نثار احمد بسنگوی، شاہی چوک غلام محمد آباد۔

فیصل آباد

اسبٹاس لائٹنگ والے

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کے

نئے ماڈل کے چولہے

ASBOSTOS LITTING

والے

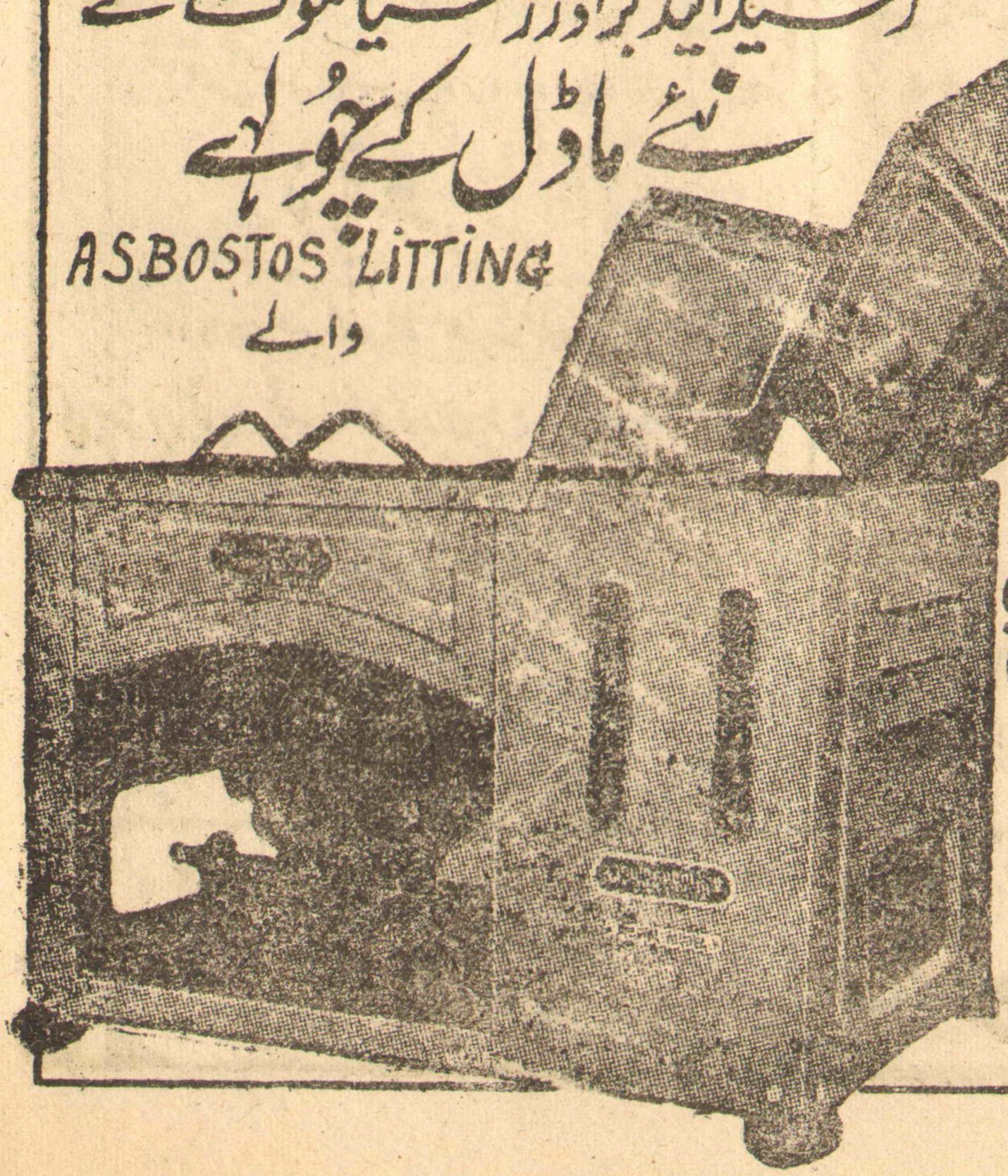

بہ لحاظ اپنی خوبصورتی

مضبوطی، تیل کی بچت

اور

افراطِ حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ہارڈ ویئر سے

طلب فرمائیں!

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے چاندی کے زیورات جدید ڈیزائنوں
میں بنوانے اور
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
کی انگوٹھیاں خریدنے کیلئے
مشہور دوکان پر تشریف لائیں!
محمود جیولرز گولبازار ربوہ
دوکان گلی کے اندر نزد فضل شاہ

ھُوَالشَّافِی خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ھُوَالنَّاصِر

دمہ کا سوگ نہ کر!

دمہ۔ ضیق النفس۔ اور بلغمی کھانسی کی بیماری سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے!

کیونکہ

اس بیماری کا فوری اور زود اثر مکمل علاج ہمارے ہاں کئی سالوں سے متواتر کیا جاتا ہے۔ جس سے بفضلِ خدا ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز دوست دمہ یا بلغمی کھانسی کی بیماری کا علاج کروا کر ہر طرف سے مایوس ہو چکا ہو تو آج ہی تسلی بخش اور مجرب علاج کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں

ماہر معالج امراضِ دمہ بلغمی کھانسی و غیر خادم خلق ڈاکٹر نثار احمد بنگوی (سرشیر والے)
غلام محمد آباد۔ شاہی چوک محلہ دارالفضل ڈی ۱۳۵۷ شہر لائل پور

بواسیر اور دمہ کے علاوہ

مندرجہ ذیل آٹھ امراض کے لئے بھی چار خوراکی اکسیریں تیار کی گئی ہیں:-

نزلہ (حلق سے اخراج) زکام (ناک سے اخراج) درد شکم۔ نکسیر۔ ناسور۔ تبخیر معدہ
سر درد۔ اور جوڑوں اور اعصاب کا درد۔

دعویٰ: کسی بھی اکسیر کے چار خوراکی کورس سے متعلقہ مرض بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ (قیمت فی کورس ۱۰/-)

ثبوت: کسی بھی مرض کے لئے اکسیر کی ایک آزمائشی خوراک مفت پیش خدمت ہے۔

○ کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال، لاہور
○ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گول بازار، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

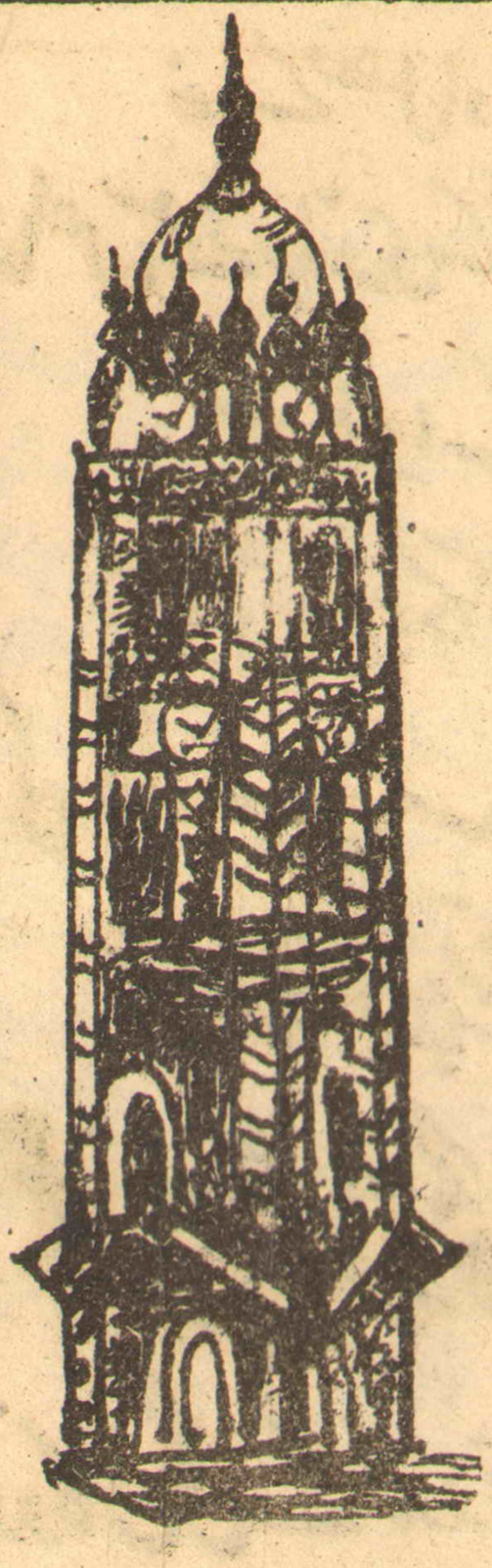

لائل پور میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پردہ کلاتھ۔ صوفہ کلاتھ۔ سیٹ بستر۔ فرشی دریاں
گرم و سوتی۔ مخملی جانماز۔ تولیے۔ ڈبل پلنگ کی چادریں۔
چادروں کے لئے چار سوتی کا واحد مرکز

وسیم ٹیسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر۔ امین پور بازار۔ لائل پور

روزنامہ الفضل ربوہ

الفضل ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار ہے۔
اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات،
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور
خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں
احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور
عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو
بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا
جماعتی فرض ہے۔

تبلیغی رسالہ

الفرقان ضرور خریدیں

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔
"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ
ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ
وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور
قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث
کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ۔ چھ روپے

(مینجر الفرقان ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ

کتب کا مکمل سیٹ

ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ کتب تیئیس ۲۳ جلدوں میں بصورت سیٹ ۲۰×۲۶ ۸/۱ کے سائز پر شائع کی ہیں۔ ہر جلد کے ساتھ ردیف وار تفصیلی انڈیکس بصورت خلاصۂ مضامین قریباً ۸۰ سے ۱۰۰ صفحات تک شائع کیا جا رہا ہے اب صرف چند سیٹ قابلِ فروخت باقی ہیں جلد ریزرو کروالیں نوٹ۔ جلد ۱ تا ۹ اسوقت سٹاک میں ختم ہیں جو دوبارہ شائع کی جا رہی ہیں شائع ہونے پر نئے خریداران کو دی جائیں گی۔

ھدیہ مکمل سیٹ -/۲۲۰ روپے

ملفوظات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(بصورت سیٹ)

ہدیہ مکمل دس جلدوں کا سیٹ صرف اسی ۸۰ روپے

طباعت و تجلید عمدہ

اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی اور روحانی تربیت و ترقی کے لئے ان مقدس اور گرانقدر جواہر پاروں کو جلد حاصل کریں۔

نوٹ۔ جلد اول سٹاک میں ختم ہے۔ نو جلدوں کی رعائتی قیمت ۷۲ روپے علاوہ محصولڈاک۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

قرآن مجید کی پُر معارف اور پُر حکمت تفسیر

یعنی

تفسیر کبیر

کی جلدیں ہمارے ہاں سے حاصل کریں۔ حضورؓ کی تفسیر کبیر کی کُل گیارہ جلدیں ہیں۔ اس وقت صرف پانچ جلدیں دستیاب ہیں جن کا ہدیہ علاوہ محصولڈاک صرف ۵۰-۱۴ روپے ہے۔ آرڈر بھجوا کر حاصل کرلیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ یہ پانچ جلدیں بھی حاصل نہ کر سکیں۔

سیرۃ خاتم النبیینؐ

حصہ اوّل و دوم

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی معرکۃ الآراء تصنیف

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی یہ تصنیف برصغیر کی معروف اور نامور شخصیتوں سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہے جو مستند اور صحیح حالات اور مستشرقین کے اعتراضات کے مدلل جوابات پر مشتمل ہے۔

سیدنا حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ ہر مسلمان کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

ہدیہ مجلد حصہ اوّل -/۵ روپے
" حصہ دوم -/۱۱ روپے
} علاوہ محصولڈاک

الناشر:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کیا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں)

(۱) "عربی میں حرک کے معنے ہیں ہلانا، بیدار کرنا۔ اس لحاظ سے اس کو تحریک جدید کہا گیا تھا کہ یہ جماعت کو بیدار کرنے اور جگانے کے لئے تھی۔"

(۲) "تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ جدید وہ صرف اِن معنوں میں ہے کہ دُنیا اِس سے ناواقف ہو گئی تھی ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے۔"

(۳) "تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے، ہمیں روپے کی ضرورت ہے، ہمیں صبر و استقلال کی ضرورت ہے، ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور اِنہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

نورِ فطرت:
دینی اور قومی نظموں کا مجموعہ
قیمت ایک روپیہ

میدانِ عمل:
تبلیغی مضامین کا مجموعہ
قیمت ۷۵ پیسے

دفاعِ پاکستان (انگریزی):
نائیجیریا میں پاکستان کا وقار قائم کرنے کے لئے ایک مبلغ کی کوششیں!

مسلم کیپٹلزم:
اسلام کے متعلق سوال و جواب (انگریزی)
۵۰ پیسے۔

سیفی برادرز
میکلوڈ روڈ۔ لاہور
دارالرحمت وسطی۔ ربوہ